سیدی شیخ ابوالفیض عبد الغنی النابلسی
الحنفی دمشقی المتوفی ۱۱۴۳ء کی شہرہ آفاق تصنیف
الکشف والبیان عما یتعلق بالنسیان
کا آسان اور سلیس ترجمہ مع ضروری اضافات
انسان
اور
بھول
ترجمہ و اضافہ
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی
باہتمام
مولانا حافظ عبد الکریم قادری رضوی
ناشر
سبزواری پبلیشرز
مکتبہ فیضان اشرف، G.K.2/44
شہید مسجد کھارادر، پاکستان کراچی فون 2441437
coffewala@cyber.net.pk

میثم قادری

سیدی شیخ ابو الفیض عبد الغنی النابلسی

الحنفی دمشقی المتوفی ۱۱۴۳ء کی شہرہ آفاق تصنیف

الکشف والبیان عمایتعلق بالنسیان

کا آسان اور سلیس ترجمہ مع ضروری اضافات

انسان اور بھول

ترجمہ و اضافہ

شیخ التفسیر والحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر

علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

مولانا حافظ عبد الکریم قادری رضوی

عطاری کتب خانہ:

ناشر سبزواری پبلیشرز

شہید مسجد کھارادر، کراچی

موبائل: 0303-6208968

میثم قادری

سیدی شیخ ابوالفیض عبد الغنی النابلسی

الحنفی دمشقی المتوفی ۱۱۴۳ء کی شہرہ آفاق تصنیف

الکشف والبیان عما یتعلق بالنسیان

کا آسان اور سلیس ترجمہ مع ضروری اضافات

انسان اور بھول

ترجمہ و اضافہ

شیخ التفسیر و الحدیث استاذ العلماء رئیس التحریر

علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

مولانا حافظ عبد الکریم قادری رضوی

عطاری کتب خانہ:

ناشر سبزواری پبلیشرز

شہید مسجد کھارادر، کراچی

موبائل: 0303-6208968

تعارف کتاب انسان اور بھول

نام کتاب	الکشف و البیان فیما یتعلق بالنسیان
المعروف	انسان اور بھول
مولف	حضرت علامہ سید شیخ عبدالغنی نابلسی، دمشقی علیہ الرحمۃ الباری
عربی حواشی	حضرت شیخ محمد عبدالجلیل العطاء دمشقی اویسی مدظلہ العالی
ترجمہ وترتیب	حضرت علامہ مولانا مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
نظر ثانی	حضرت علامہ محمد عثمان برکاتی صاحب مدظلہ العالی
پروف ریڈنگ	مولانا محمد طفیل قادری صاحب
باہتمام	مولانا حافظ محمد عبدالکریم قادری صاحب
موضوع	انسان میں نسیان (بھول) کے اسباب اور اس کا روحانی علاج
سال طباعت (عربی)	۱۴۱۸ھ/ 1997، دار النعمان للعلوم، شارع حلبونی، دمشق
سال طباعت (اردو)	شوال المکرم ۱۴۲۱ھ بمطابق جنوری 2001ء سبزواری پبلشرز
کمپوزنگ	رضا گرافکس، شاہ زیب آرکیڈ، نزد آرام باغ، کراچی۔
قیمت	-/35 پ

فہرست مضامین

تاثرات

مفکر اسلام، پیر طریقت، حضرت علامہ

پیر سید محمد امین الحسنات شاہ صاحب مدظلہ العالی

جانشین پیر کرم شاہ صاحب الازہری علیہ الرحمۃ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر السالکین علیہ الرحمۃ

حضرت العلوم محمد فیض احمد اویسی صاحب دامت برکاتہم العالیہ علماء حقہ وارثانِ علوم نبوت ہیں۔ ان کا وجود ہر دور میں امت مسلمہ کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوا ہے۔ موجودہ دور میں حضرت علامہ اویسی قبلہ وہ نادر الوجود ہستی ہیں جو تحریری وتبلیغی ذرائع کو زیر استعمال لاکر نونہالانِ امت کو دین کی حقیقی اقدار سے متعارف کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ان کی ژرف نگاہی اور علمی وسعت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ عمل زندگی کے ہر موضوع پر ان کی کتب ورسائل مطبوعہ وغیر مطبوعہ موجود ہیں جس سے ہر خاص وعام استفادہ کرسکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمر دراز عطا فرمائے اور ان کی کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔

منجانب :

پیر محمد امین الحسنات شاہ

بھیرہ شریف، ضلع سرگودھا۔

بنام : صوفی باصفا محمد مقصود حسین قادری اویسی صاحب۔

پیش لفظ

مبسملاً محموداً ومصلیًا ومسلماً

امابعد ایک عرصہ پہلے فقیر نے یہ رسالہ تیار کیا اس کی اشاعت کا انتظار تھا کہ اچانک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۹۹۷ء میں دمشق (شام) زیارات مزارات کے سلسلہ میں جانا ہوا۔ ایک مکتبہ پر رسالہ "الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان" پر نظر پڑی خریدنا چاہا تو مالک مکتبہ نے کہا صرف یہی ایک نسخہ ہے عنقریب شائع ہوگا مالک مکتبہ اہل علم معلوم ہوئے متعدد کتب پر ان کے حواشی پڑھے مثلاً حاشیہ مراقی الفلاح وحاشیہ رسالہ کرامات اولیاء وغیرہ وغیرہ ان سے مولانا الحاج امجد علی چشتی صاحب نے فقیر کا تعارف کرایا تو انہیں سلسلہ اویسیہ قادریہ میں داخل ہونے کا اشتیاق ہوا فقیر سے رجوع کیا تو فقیر نے سلسلہ عالیہ میں داخل کر کے سیدنا مفتی اعظم ہند الشیخ العلامہ محمد مصطفیٰ رضا خان ابن مجدد دین وملت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے واسطہ سے انہیں ان کی خواہش پر خلافت نامہ لکھ دیا۔ اس کے بعد فقیر کے ساتھ تاحال عقیدت کے طور پر رابطہ ہے اس سال ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۰ء پھر قسمت کا ستارہ چمکا تو حرمین شریفین، شام وعراق وبغداد کی زیارات سے مشرف ہوا۔

(فقیر اویسی غفرلہ نے ایک مفصل سفر نامہ عراق و شام مع مزارات کی رنگین تصاویر تحریر کیا جو طبع ہو چکا ہے اور ہر کتب خانہ پر دستیاب ہے)

موصوف کے لموں کتابوں کے سلسلے میں گئے تو رسالہ مذکورہ مع حواشی خود مع رسائل دیگر فقیر کو ہدیہ دیئے اسی وقت سے اس میں مزید اضافے دوران سفر لکھے اس کی اشاعت کے لئے حضرت الحاج حافظ محمد عبدالکریم صاحب اویسی قادری زید مجدہٗ نے پہلے سے پیشکش کردی تھی سفر سے واپسی کے بعد رسالہ کی ترمیم واضافہ کے بعد ان کے حوالہ کر رہا ہوں خدا تعالیٰ بحرمتہ النبی الکریم ﷺ فقیر اور ناشر کے لئے توشہ راہ آخرت اور مستفیدین کے لئے راہ ہدایت کا سبب بنائے (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر

القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۲ جمادی الآخر ۱۴۲۱ھ، ۲۳ اگست ۲۰۰۰ء بروز بدھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

الحمد للہ العلی العظیم

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

امابعد فقیر سے قبل مندرجہ ذیل اسلاف صالحین نے جو تصانیف فرمائیں وہ ذیل کے عنوان سے فقیر کا قلمی بیان پڑھئے۔

تصانیف نسیان :

اس موضوع پر ضخیم تصنیف "قلائد العقیان" ہے اس کے مصنف علامہ برہان الدین ابواسحاق ابراہیم بن محمد الناجی محدث دمشق (وفات ۹۰۰ھ) اس موضوع پر آپ کی دوسری تصنیف تحذیر الاخوان فیمایورث النسیان" العقیان کو آپ کے پوتے برکۃ الانام شیخ امام رضی الدین غزی ابو الفضل محمد بن محمد الغزی (ف ۹۳۵ھ) نے منظوم فرمایا، نیز آپ کے پوتے نجم الدین محمد بن محمد الغزی عامری (ف ۱۰۶۱ھ) نے بھی اسے منظوم فرمایا اور حضرت علامہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ (ف ۱۱۷۳ھ) کی بھی اس موضوع پر بہترین تصنیف الکشف والبیان فیما یتعلق بالنسیان" مع حواشی مولانا محمد عبدالجلیل العطاء اویسی دمشقی زیدہ مجدہ ہے اسی سے فقیر نے اپنی اس تصنیف النسیا ن فی الانسان میں کافی استفادہ کیا ہے۔ (الحمد للہ علی ذلک) یاد رہے کہ فقیر نے یہ رسالہ "الکشف والبیان" دمشق سے خرید کر اس کا آغاز کردیا ہے السعی منا والا تمام من اللہ تعالیٰ وما توفیقی الاباللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۵ ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ بہاولپور پاکستان

وارد دمشق شام (سوریہ)

انسان اور بھول

نسیان کا لغوی معنی:

ا۔لغت میں نسیان فعل نسی ینسی بروزن علم یعلم کا مصدر ہے قاموس میں ہے کہ نسیان و نساوۃً بالکسر اور نسوۃ بالفتح نسی ینسی کے مصادر ہیں یہ حفظ کی ضد ہے اور نسی بالکسر و بالفتح ہر وہ شیٔ جو بھول جائے اور نسی بروزن فعیل کثیر النسیان اور المصباح المنیر میں ہے کہ مجرد (نَسِیَ) اور مزید باب افعال (اَنْسَا) کا ایک معنی ہے۔

۲۔ نسیان بمعنی عمداً ترک کرنے کو بھی کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولاتنسوا الفضل بینکم یعنی ترک کا ارادہ نہ کرو۔ یہ باب افعال و تفعیل سے متعدی ہوتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے۔ نَسیت رکعتا یعنی میں نے رکعت غفلت کی وجہ سے ترک کی۔ اور نسیان بروزنِ سکران کثیر الغفلۃ کے لئے آتا ہے۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے دوسرے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے فرمایا: نسوا اللہ فنسیھم، انہوں نے اللہ کو بھلا یا اللہ انہیں بھلا دیگا (یعنی توجہ کرم نہ فرمائیگا) اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا انسی کما تنسون میں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو (اسکی تحقیق آئندہ صفحات میں آئے گی ان شاء اللہ)

نسیان کے شرعی معنی

شرح المنار لابن الملک (ص ۳۴۲) میں ہے کہ نسیان ایک بدیہی (جس بات کو سمجھنے کے لئے غور فکر نہ کرنا پڑھے) امر (بات) ہے کہ ہر عقلمند انسان پر طاری ہوتا ہے تاکہ عقلمند اور اس کے غیر میں فرق ہو۔ یہ کسی تعریف کا محتاج نہیں بعض نے کہا

کہ نسیان وہ امر ہے جو انسان پر غیر اختیاری طور پر طاری ہو جو اسے کسی شیٔ کی یاد سے غافل کردے لیکن یہ تعریف نوم (نیند) اور اغماء (بے ہوشی) پر بھی صادق آجاتی ہے اس لئے اس تعریف میں قباحت ہے۔ بعض نے کہا نسیان جہل ضروری کا نام ہے کہ جسے وہ جانتا تھا اور چند امور کی وجہ سے یاد رکھ نہ سکا اور یہ کسی بیماری وغیرہ سے بھی نہ ہو۔ نسیان کی اس تعریف میں جاننے کی قید سے نوم وغفلت خارج ہوگئیں یونہی بیماری آفت وغیرہ کی قید سے جنون خارج ہوگیا اور شرح مرقاۃ الوصول لمؤلف الدرروالغرر میں ہے کہ "صورۃ حاصلہ عند العقول کا عدم ملاحظہ ہونا جس کی شان یہ تھی کہ وہ اسکے ملاحظہ میں ہو جب چاہے"۔ اسے ذہول کہا جاتا ہے۔ یا یہ کہ اس کے لئے ملاحظہ ممکن نہ ہو مگر بعد بہ تکلف کسب جدید کے۔ عرف اطباء میں اسکا نام نسیان ہے۔

علامہ ابن عابدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مذکور کے حاشیہ (ج ۱ ص ۴۹۵) میں لکھا کہ لغت میں نسیان اور سہو میں کوئی فرق نہیں ان دونوں کا معنی ہے بوقت ضرورت شیٔ مستحضر (حافظہ میں حاضر) نہ ہو۔ امام ملی علیہ الرحمۃ نے جمع الجوامع میں فرمایا کہ سہو شیٔ معلوم سے غفلت کا نام ہے کہ وہ اسپر ادنیٰ سے تأمل کے بعد متنبہ ہوجائے اور نسیان سرے سے شے معلوم حافظہ سے زائل ہوجائے۔ اطباء کہتے ہیں کہ سہو معلومہ صورۃ قوت مدرکہ سے تو زائل ہوجائے لیکن قوت حافظہ میں باقی ہو اور نسیان ان دونوں کا بیک وقت زائل ہوجانا ہے۔ پھر اس کے حصول کے لئے سبب جدید چاہیئے اسی جمع الجوامع کے دوسرے مقام (ص ۴۱۳) میں ہے کہ نسیان یہ ہے کہ مذکور کے ذکر کا زوال ہو اور سہو یہ ہے کہ شے سے غفلت ہو کہ وہ مذکور شے فی الذہن ہے یا نہ کہ اس معنی پر نسیان سہو میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر سہو نسیان ہے لیکن ہر نسیان سہو نہیں امام مناوی نے شرح جامع الصغیر (ج ۱ ص ۵۱) میں حدیث: آفة العلم النسیان (یعنی علم کی آفت نسیان ہے) کی شرح میں لکھا ہے کہ

نسیان : قوت مدرکہ وحافظہ سے شے مدرکہ کا زوال کہ اس کے حصول کیلئے سبب جدید کی ضرورت ہو۔ یعنی شیٔ قوت مدرکہ سے زائل نہ ہو بلکہ باقی ہوتو معمولی سی تنبیہ سے اس پر متنبہ ہوجائے۔

التذکر (یاد آنا) : جو شے کہ قلب سے بوجہ نسیان یاغفلت علیحدہ ہوگئی اس کے متنبہ ہونے پر قلب کے لوٹنے کا نام تذکر ہے۔

امام مناوی نے اس کے بعد (ج ۱ ص ۵۲) میں لکھا کہ جو شے قلب میں امانت رکھی گئی بوجہ ضعف یا نسیان اسکے ترک ضبط کا نام نسیان ہے۔

امام ماوردی نے فرمایا کہ نسیان دو قسم ہے :

۱۔ قوت متخیلہ : کے ضعف سے پیدا ہوتا ہے وہ جس سے ذہن غافل ہے حفظ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا، جس کا یہ حال ہو کہ وہ بہت اضداد کے جحت پکڑ سکتا ہے اور اسے کتب بینی کی زیادہ ضرورت رہتی ہے۔ اس جیسے آدمی کو صبر کے سوا چارہ نہیں یا تھوڑی چیزیں یاد رکھ سکتا ہے کیونکہ وہ قلیل اشیاء کے حفظ پر قادر ہے اور اسے صبر کرنا بہتر ہے اس حرص سے کہ وہ چاہے کہ اسے وہ تمام امور حاصل ہوں۔

۲. کوتاھی : غفلت اور سستی آور امور کے ارتکاب سے پیدا ہوتا ہے ایسے آدمی کو لازم ہے کہ وہ کثرت درس اور دوامی نظر سے غفلت وکوتاہی کو ہٹائے۔

خلاصہ: علامہ ابن نجیم الاشباہ والنظائر (ص ۳۶۰) میں احکام الناس کے تحت لکھتے ہیں کہ بوقت ضرورت شے کا یاد نہ ہونا نسیان ہے لیکن نسیان وسہو کے درمیان فرق کے متعلق علماء کا اختلاف ہے صحیح اور معتمد علیہ قول یہی ہے کہ دونوں مترادف ہیں۔

نسیان کے اسباب

نسیان دماغ کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے اطباء نے اس مرض کو امراض سر اور

دماغ سے شمار کیا ہے۔ یہاں تک کہ بوعلی سینا نے کتاب القانون میں لکھا ہے کہ:

ان فساد الذکر وهو النسیان انما یکون اما فی مؤخر الدماغ لانه نقصان فی فعل من افاعیل الدماغ او بطلان فی جمیعه.

یاد داشت کا فساد جس کا دوسرا نام نسیان ہے وہ یا تو دماغ کے پچھلے حصہ میں کسی فعل میں خرابی کے سبب سے ہوتا ہے یا اس فعل کے باطل ہوجانے کے سبب سے ہوتا ہے۔

اس کا پہلا سبب تو سردی ہے یا وہ خالص سردی ہوگی یا خشکی کے ساتھ ملکر اس وقت کوئی شے دماغ میں آہی نہیں سکتی یا وہ سردی رطوبت کے ساتھ ہوگی اس وقت اسے ماضی کی باتیں یاد نہ ہونگی اور نہ ہی وہ امور حالیہ و وقتیہ محفوظ رکھ سکے گا۔ اکثر نسیان اور یاد داشت کا فساد سردی اور رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی دماغ پر ورم کی وجہ سے ہوتا ہے بالخصوص ایسے ورم سے جو سردی کی وجہ سے ہوگئے ہوں۔

اب ہم وہ مجربات ذکر کرتے ہیں جنھیں لوگوں نے آزمایا کہ وہ نسیان کے موجب و مقتضی ہیں ان سے احتراز لازم ہے اور یہ عوام میں مشہور بھی ہیں۔ ان میں سے چندایک کا بیان ملاحظہ ہو۔

نسیان آور امور

۱۔ ننگے جسم سونا۔
۲۔ بکثرت نیند کرنا۔
۳۔ پیاز اور لہسن کا چھلکا آگ میں جلانا۔
۴۔ چاشت کے وقت سونا۔
۵۔ قہقہ مارنا اور ضحک یعنی زور سے ہنسنا۔
۶۔ قبرستان میں ہنسنا۔
۷۔ کبوتر بازی اور انہیں اڑانا۔
۸۔ عمداً جھوٹ بولنا۔
۹۔ کھڑے پانی کو دیکھنا۔
۱۰۔ اپنے اور غیر کا ستر دیکھنا۔
۱۱۔ سولی پر لٹکے ہوئے کو دیکھنا۔
۱۲۔ زنا۔
۱۳۔ صغیرہ و کبیرہ گناہوں کا ارتکاب۔
۱۵۔ بیوی سے صحبت کی کثرت۔

۱۶۔ ہاتھ منہ دھوئے بغیر جنب (ناپاک) کا کھانا پینا۔

۱۷۔ زیادہ بیدار رہنا۔

۱۸۔ زیادہ ریاضت اور تھکانے والے کام۔ ۱۹۔ ہاتھوں کو گارے اور مٹی سے دھونا۔

۲۰۔ ویران مکانوں کو دیکھنا۔ ۲۱۔ ننگے ہو کر پیشاب کرنا۔

۲۲۔ بیت الخلاء میں پہلے دایاں پاؤں رکھنا۔ ۲۳۔ سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنا۔

۲۴۔ بائیں ہاتھ سے کھانا۔ ۲۵۔ اولاد کو بددعا کرنا۔

۲۶۔ یونہی اپنے اہل وعیال کے لئے بلاؤں اور مصائب میں گرفتار ہونے کی بددعا۔

۲۷۔ رات کے وقت جھاڑو دینا۔

۲۸۔ پھٹے پرانے کپڑوں سے گھر کی صفائی کرنا۔

۲۹۔ کھانے کے برتنوں کو پھٹے پرانے کپڑوں سے صاف کرنا۔

۳۰۔ اولاد اور والدین کے لئے دعائے خیر نہ کرنا۔

۳۱۔ دسترخوان سے گرے پڑے روٹی کے ٹکڑوں سے لاپرواہی کرنا یعنی ان کو یونہی گرا پڑا ہوا رہنے دینا انہیں اٹھا کر باعزت جگہ نہ رکھنا۔

۳۲۔ گھروں کو جھاڑو نہ پھیرنا یعنی انکی صفائی نہ کرنا۔

۳۳۔ جسم پر کپڑے پہنے ہوئے کو سینا۔

۳۴۔ جوئیں زندہ پھینک دینا۔ ۳۵۔ جوئیں قبروں پر پھینکنا۔

۳۶۔ قبروں پر کھانا یونہی کھانے والی اشیاء قبروں پر ڈالنا۔

۳۷۔ کھڑے ہوئے پانی (جس سے غسل یا وضو کیا جاتا ہے) میں پیشاب کرنا۔

۳۸۔ گداگر سے سوکھی روٹی کے ٹکڑے خریدنا۔

۳۹۔ بخل۔ ۴۰۔ اسراف (فضول خرچی)

۴۱۔ روزی میں تنگی کرنا۔

۴۲۔ بلاضرورت پیشاب کی جگہ یا پائخانہ کی جگہ پر وضو کرنا۔

۴۳۔ گوند جما ہوا چبانا۔

۴۴۔ روٹی کے علاوہ باقی کھانے پینے کی اشیاء کو گرم گرم کھانا پینا (چائے پینا اسی کی زد میں ہے۔ (اویسی غفرلہ)۔

۴۵۔ بلی کا جھوٹا کھانا پینا۔

۴۶۔ کنگھا، جس کے دندانے ایک یا زائد ٹوٹے ہوئے ہوؤں، کا استعمال کرنا۔

۴۷۔ نماز سستی کے ساتھ ادا کرنا۔

۴۸۔ انڈوں کے چھلکوں پر چلنا۔

۴۹۔ قبروں کے کتبے پڑھنا۔

۵۰۔ پھونک مار کر دیا یا لالٹین (موم بتی وغیرہ) بجھانا (پھونک) مارنا۔

۵۱۔ مکڑی کا جالا گھروں پر چھوڑے رکھنا۔

۵۲۔ کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپے بغیر رہنے دینا۔

۵۳۔ گھر کے کسی ایک دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔

۵۴۔ دروازوں کے درمیان بیٹھنا۔

۵۵۔ بھیڑ بکریوں کے ریوڑ (وغیرہ) کے درمیان گذرنا۔

۵۶۔ منہ سے یعنی دانتوں سے کسی شے کو توڑنا (اسی میں کوکا کولا وغیرہ داخل ہے)۔

۵۷۔ داڑھی کے بعض بالوں کو دانتوں سے توڑنا۔

۵۸۔ کھانے والے اناج کا احتکار (احتکار کی تفصیل کتب فقہ میں ہے)۔

۵۹۔ گھر اور دار اور عیال اور ہر قسم کا غم۔

۶۰۔ مطلقاً ہر طرح کا غم،

۶۱۔ ٹھنڈا پانی بکثرت پینا (برف اور ٹھنڈی بوتلیں اسی کی زد میں ہیں)۔

۶۲۔ ٹھنڈی چیزیں (جیسے مچھلی)۔ دودھ سرکہ اور تمام کھٹی چیزیں) کھانا۔

۶۳۔ ٹھنڈے میوے بکثرت کھانا۔

۶۴۔ باکلا۔ سیب کھٹا اور دھنیا سبز کھانا۔

۶۵۔ شراب نوشی۔

۶۶۔ گھاس (حشیش) کھانا۔

۶۷۔ نر جانور کا گوشت کھانا۔ ۶۸۔ بوڑھی بھیڑ (نر۔مادہ) کا گوشت۔

۶۹۔ بہت زیادہ موٹے (چربی والے) جانور کا گوشت یعنی چربی زیادہ کھانا۔

۷۰۔ ہر قسم کا گوشت بکثرت کھانا۔ ۷۱۔ کچی پیاز کھانا۔

۷۲۔ کچا انڈا کھانا۔ ۷۳۔ بیٹھ کر عمامہ باندھنا۔

۷۴۔ کھڑے ہوکر شلوار پہننا۔

۷۵۔ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو گالی دینا (یونہی ہر محبوب خدا کو گالی دینا) اور ان کی مذمت کرنا۔

۷۶۔ ہوا کو گالی دینا۔

۷۷۔ بازار میں بہت سویرے جانا۔

۷۸۔ غسل خانہ میں چونا بال مونڈنے کے لئے استعمال کرنا۔

۷۹۔ فجر کی نماز پڑھ کر بہت جلد مسجد سے نکل کر چلا جانا (اسی طرح نماز فجر کے بعد فوراً سو جانا)۔

۸۰۔ دامن اور آنچل سے منہ ہاتھ وغیرہ صاف کرنا۔

۸۱۔ گرہ دار قلم سے لکھنا (وہ قلم جو لکڑی چھیل کر بنائے جاتے ہیں)۔

۸۲۔ ہر لکڑی سے خلال کرنا۔

۸۳۔ بیت الخلاء میں مسواک کرنا۔

۸۴۔ غیر کی مسواک استعمال کرنا۔

۸۵۔ آٹے کا خمیر دوسروں کو ضرورت پر دینے سے منع کرنا۔
(یونہی معمولی ضرورت کی اشیاء جیسے نمک وغیرہ)۔

۸۶۔ دو عورتوں کے درمیان چلنا۔

۸۷۔ دو اونٹ ایک رسی سے بندھے ہوئے ہوں تو ان کے درمیان چلنا یعنی اونٹوں کی قطار کے درمیان چلنا۔

۸۸۔سڑک (اسیطرح ہر راستہ) کے درمیان چلنا۔

۸۹۔ باپ کے آگے چلنا۔

۹۰۔ یونہی استاذ اور مرشد یونہی ہر ذی عزت واحترام بزرگ اور علماء کے آگے چلنا۔

۹۱۔قراء وعلماء کا جھگڑنا اور دوسرے پر علمی طور پر حملہ آور ہونا۔

۹۲۔فاجر وفاسق کی نیکی کے متعلق صفائی دینا۔

۹۳۔نیک لوگوں کا برے لوگوں کی حمایت اور طرفداری کرنا۔

۹۴۔ بے معنی کلام کے طرف کان لگانا۔

۹۵۔گدی کو داغنا۔

۹۶۔سیاہ جوتا پہننا۔ ۹۷۔ناخنوں کا بڑھانا۔

۹۸۔ زیادہ میلا کچیلا رہنا۔

ممکن ہے ان کے علاوہ اور بھی ہوں، لیکن ان اسباب سے احتراز کرنے سے بھی نسیان کے مرض سے نجات ممکن ہے۔

فائدہ: یہ جملہ امور جہاں نسیان پیدا کرتے ہیں یونہی ان سے فقروتنگدستی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔(الکشف والبیان للنابلسی ص۲۷، ۳۲)

انتباہ

یہ جملہ امور جو ہم نے گن سنائے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے ارتکاب پر مداومت ہو۔ اگر گاہے گاہے ان امور میں سے کسی امر کا ارتکاب ہوجائے تو نسیان خواہ مخواہ چمٹ نہیں جاتا ہاں اگر عادت بن جائے تو پھر خیر نہیں۔ اسی لئے صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ کسی بھی ممنوع پر عمل نہ ہو۔ تاکہ اگر طبیعت کو وہ عمل بھا گیا یعنی طبع کو پسند آگیا تو بھی نفس اس پر عادت ڈالنے کی کوشش کریگا۔ اس لئے ہر ممنوع امر سے بچنا لازم ہے۔

تشریح:

ان جملہ امور کا یا تو قرآن میں اشارہ ہے یا احادیث مبارکہ سے ماخوذ ہیں بعض اشارۃً بعض صراحۃً بعض کنایۃً ، چند ایک کی تشریح ملاحظہ ہو۔

۱۔ کثرت بیداری لہوولعب سے ہو ورنہ اطاعت الٰہی اور تعلیم و تدریس وغیرہ کے لئے ہو تو سبحان اللہ۔

۲۔ نورہ (چونا) اور وہ دوائیاں جو بال اُڑانے کے لئے ہیں۔ یہ دوائی زمانہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بلقیس کے لئے جنات نے تیار کی اسی لئے تقریباً عورتوں کو مفید ہے ورنہ مردوں کے لئے نسیان کا سبب ہے اور حضور نبی پاک ﷺ سے بھی ثابت ہے، وہ جواز کے لئے ہے۔

۳۔ گرہ دار قلم سے لکھنے اور کنگھا کے دندانے ٹوٹے ہوئے کو استعمال کرنے کی ممانعت حدیث سے ہے اگرچہ صنعانی علیہ الرحمۃ نے اسے موضوع بتایا ہے لیکن اصول طب کے اعتبار سے ممنوع ہوگی۔

۴۔ بڑوں کے آگے چلنے کی ممانعت حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ایک صحابی کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے چلنے سے روکا تھا، ہاں اگر ضرورت ہو تو جائز ہے مثلاً اندھیرا ہے یا کوئی اور عذر ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان کے علاوہ مزید احکام شرعی وفقہی کتب اور طب کے مطالعہ سے معلوم ہوں گے۔

نسیان دفع کرنے اور یاد داشت بڑھانے کا علاج روحانی

''قرآن مجید''

ا۔

هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ج وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُوْلُوا الْاَلْبَابِ o رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ o رَبَّنَاۤ اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَایُخْلِفُ الْمِیْعَادَ o (پ۳ آل عمران ۷ تا ۹)

فائدہ: حضرت زاہد امام تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ان آیات کی خاصیت یادداشت میں اضافہ و برکت اور کم عقلی اور نسیان کا خاتمہ ہے۔

طریقہ عمل:

جو بھی جمعہ کے دن سبز برتن میں زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھ کر ان آیات کو پانی سے دھوکر منہ نہار طلوع شمس سے قبل سات بار یعنی سات دن مسلسل بلاناغہ پئے۔ لیکن ان دنوں ایسی شے نہ کھائے جس میں روح ہوتو وہ اپنی مراد پائے گا یعنی مرض نسیان سے محفوظ رہے گا۔ اور یادداشت میں برکت ہوگی انشاء اللہ۔

۲۔

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍo اَلَّا

تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ ط اِنَّنِیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌo وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ ط وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍo اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ ج وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌo.

(پ۱۱ سورہ ھود، آیت ۱تا۴)

فائدہ: امام نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ آیات تعلم العلم اور حفظ الحکمۃ والبلاغۃ والفصاحۃ اور فہم الاشیاء مشکلہ کی تاثیر رکھتی ہیں جو شخص بھی یہ آیات قلقاس سبز کے پتہ پر مشک اور گلاب کے پانی سے لکھ کر اس کنوئیں کے پانی سے دھوئے جس سے قلقاس کو پانی ملتا رہا۔ اس دھون کو چار دن صبح وشام پئے تو مراد کو پہونچے گا یعنی حافظہ قوی ہوگا اور اس کا دل علم کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہوگا۔ان شآ اللہ!

۳۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَۃٍ مِّنْ طِیْنٍ ہ ثُمَّ جَعَلْنٰہُ نُطْفَۃً فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍo ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَۃَ عَلَقَۃً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَۃَ عِظٰمًا فَکَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ اَنْشَاْنٰہُ خَلْقًا اٰخَرَ ط فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَo

(پ۱۸،سورۃ المومنون، آیت نمبر۱۲ تا۱۴)

فائدہ: امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ آیات حفظ و معانی دقیقہ کے سمجھنے کی تاثیر رکھتی ہیں۔ جو اس مراد کو پہونچنا چاہے تو اسے چاہئیے کہ ان آیات کو کسی برتن میں لکھے اور سات دن روزہ رکھے اور سحری ایسی غذا سے کرے جس میں روح والی اشیاء نہ ہوں یعنی گوشت وغیرہ اور افطار اسی برتن کے پانی سے کرے۔ پھر کندر ذکر

کا ایک حصہ اور صاف ستھرے انجیر کے دس دانے اور فستق طری کا قلب دس درم اور سوس کا عرق چار مثقال اور طبرزرد کی شکر کے تیس مثقال لیکر ان سب کو کوٹ چھان کرلوہے کی ہانڈی میں ڈالکر ان کے اوپر سیب کا پانی ڈالکر خوب پکائے ۔ جب پک جائیں تو سبز برشیہ میں اسے محفوظ کر کے سات راتیں سحر کے وقت ایک اوقیہ کھائے اس کے اوپر وہ پانی پئے ۔ جو حبۃ حلوۃ اور شمارے ابالا گیا ہو۔ کم عقلی کو خوب فائدہ دیگا یہ حب بلادسے زیادہ نافع ہے قرآنی آیات کی برکت باذن اللہ تعالیٰ۔

۴۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٥ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ٥ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ٥ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ٥ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ٥ (پ ۲۰، سورہ القصص، آیت نمبر ۵۱ تا ۵۴)

فائدہ: امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان آیات میں حفظ حکمت ومعانی دقیقہ اوران کے فہم کی تاثیر ہے جو اپنی مراد میں کامیاب ہونا چاہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ تین دن روزہ رکھے اسلامی مہینے کی پہلی جمعرات سے یعنی جمعرات، جمعہ، ہفتہ ان آیات کو شیشہ کے برتن میں لکھ کر نہر جاری کے پانی سے دھو کر صبح صادق سے پہلے اس پانی کو پئے۔ پھر کرشمہ قدرت کا نظارہ دیکھے۔

۵۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط مَاكُنْتَ تَدْرِيْ مَاالْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ

عِبَادِنَا ط وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ o صِرَاطِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ ط اَلَآ اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُo

(پ ۲۵، سورہ الشوریٰ، آیت نمبر۵۲-۵۳)

فائدہ: امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ان آیات میں یہ تاثیر ہے کہ نسیان بھاگے اور یادداشت بڑھے اور جہل کا فرار اور علم کی آمد اور غفلت سے دوری اور ہوشیاری حاصل ہو جو اپنا مقصد چاہے اسے چاہئے کہ ان آیات کو شیشے کے گلاس پیالہ وغیرہ میں زعفران اور گلاب کے پانی سے لکھے اور اس میں خالص شہد ملا کر پھر ان حروف کو ان میں مٹا کر وہی پانی پئے تین جمعوں تک صبح کی نماز سے پہلے پئے صرف تین گھونٹ انشاء اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی برکت سے حافظہ تیز ہوگا اور نسیان کی جڑ کٹ جائے گی۔

۶۔

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰیo مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَ مَاغَوٰیo وَمَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی o اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی o عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰیo ذُوْ مِرَّۃٍ ط فَاسْتَوٰیo وَھُوَبِالْاُفُقِ الْاَعْلٰیo ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰیo فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْاَدْنٰیo فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآاَوْحٰیo مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰیo اَفَتُمٰرُوْنَہٗ عَلٰی مَایَرٰی o وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی o عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰیo عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰیo اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَایَغْشٰیo مَازَاغَ الْبَصَرُوَمَاطَغٰی o لَقَدْرَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰیo

(پ ۲۷، سورۃ النجم، آیت نمبر۱ تا ۱۸)

فائدہ: حضرت امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان آیات کی تاثیر بھی ذہن کو

تقویت پہونچانا اور نسیان کا ازلہ ہے جو اپنی مراد چاہے تو اسے چاہئے کہ ان آیات کو شیشے کے برتن میں مشک اور گلاب کے پانی سے لکھ کر زم زم شریف کے پانی سے دھوئے یا چشمہ ء سلوان کے پانی سے پھر اسے سات دن نماز فجر کے بعد منہ نہار مسلسل پیے ان شاء اللہ کامیابی ہوگی (فائدہ) سلوان بضم العین یہ چشمہ بیت المقدس کے قریب ہے۔ (حاشیہ البیان)

۷۔

اَلرَّحْمٰنُ o عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ o عَلَّمَهُ الْبَيَانَ o اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ o وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ o وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ o اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ o وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ o وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ o فِيْهَا فَاكِهَةٌ ص وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ o وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ o وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ o بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ o وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ o فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o

(پ ۲۷، سورۃ الرحمٰن، آیت ۱ تا ۲۸)

فائدہ: حضرت امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ان آیات کی خاصیات یادداشت ہے جو اپنی یادداشت کو بڑھانا اور اپنے نسیان کو بھگانا چاہے اسے چاہیئے کہ وہ کالے انگور لے کر انکا نچوڑ علیحدہ کرے اس کا آدھا وزن چینی اور اسمیں اس کا ربع حصہ بہی دانہ کا پانی اور اس کی چوتھائی برابر سیب کا پانی ان سب کو ملاکر ہر ان کے رطل کے حصہ میں ایک درم زعفران اور ایک درم دھانے اور ایک درم کالی مرچ اور درم کی چوتھائی زعفران ڈال کر تمام ادویہ کو جمع کر کے ہانڈی میں ڈالکر انہیں جوش دے یہانتک کہ یہ تمام ادویہ آدھا حصہ بچ جائے تو اس پانی سے مذکورہ بالا آیات شیشے کے برتن میں زعفران ومشک سے لکھے پھران حروف کو گلاب کے پانی سے دھوکر ان سب کو یکجا کر کے کسی برتن میں محفوظ رکھے اور سوتے وقت روزانہ نوش فرمائے قوتِ حافظہ میں اضافہ ہوگا اور فہم کثیر کی دولت نصیب ہوگی انشااللہ۔

۸۔

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَايَسْرِ ۝ هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ ۝ (پ ۳۰، سورہ الفجر، آیت نمبر ۱ تا ۵)

فائدہ: حضرت امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ آیات بھی حفظ اور زوال نسیان کیلئے ہیں جو ان پر عمل کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ انہیں شیشے کے برتن میں مورو (سبز نبات جو قبور پر ڈالی جاتی ہے) کے پانی اور زعفران سے لکھ کر شہد اور انگور کے نچوڑ سے دھوکر پیئے انشاء اللہ ذہن صاف اور کثرت فہم کی دولت نصیب ہوگی۔

(التبیان للنابلسی علیہ الرحمۃ

۹۔ رَبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ۝ (پ ۱۶، سورہ طٰہٰ، آیت نمبر ۱۱۴)

ہر فرض کے فوراً بعد یہ آیت گیارہ بار اول وآخر تین بار درود شریف پڑھ کر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام سر پر پھیریں۔

(فائدہ) فقیر اویسی غفرلہ کا ذاتی تجربہ ہے۔

احادیث مبارکہ

ا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مجلس اقدس میں بیٹھے تھے تو سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور عرض کی بابی انت وامی، تفلت هذالقرآن من صدری فیما اجدنی اقدر علیه، یعنی آپ پر میرے باپ اور ماں قرباں ہوں میں اپنے سینے میں قرآن مجید قرار نہیں پاتا کہ جو کچھ پڑھتا ہوں اسے یاد رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا اس کے متعلق کچھ فرمایئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو چار رکعت نفل اور کچھ کلمات دعائیہ سکھائے اور فرمایا اے علی اگر ہو سکے تو جمعہ کی شب، رات کا دو تہائی حصہ گزر جانے کے بعد آخری تہائی حصہ میں یہ دعا کرو۔ اس لئے کہ تہائی رات اخیر میں دعا مستجاب ہرتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو جمعہ کی رات کے اوسط وقت میں پڑھو اگر یہ نہ ہو سکے تو ثلث اول میں پڑھا کرو اور اس میں بھی فرمایا:

پہلے حمد کرو اللہ کی پھر درود بھیجو مجھ پر پھر دعا مانگو سب مومنین اور مومنات کے لئے اور جو تجھ سے پہلے گزر گئے ایمان کے ساتھ اور وہ حدیث یہ ہے کہ بقدر ضرورت نقل کی جاتی ہے۔

فقال له رسول الله ﷺ یا ابالحسن افلا اعلمک کلمات ینفعک الله بهن وینفع بهن من علمته ویثبت ماتعلمت فی صدرک قال اجل یارسول الله ﷺ فعلمنی قال اذا کان لیلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فی ثلث الاخیر فانها ساعة مشهودة والدعا فیها مستجاب وقد قال یعقوب علیه السلام لبنیه سوف استغفـــر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلة الجمعة قال ان

تستطع فقم فی وسطها قـــال ان لم تستطع فقم فی اولها فصل اربع رکعـــات. (الحدیث)

اور جس وقت سرور کائنات ﷺ نے چار رکعت نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا بعدہٗ یہ فرمایا:

فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله واحسن الثناء علی الله وصلی علی واحسن وعلیٰ سائر النبین واستغفر للمومنین والمومنات والاخوانک الذین سبقوک بالایمان.

فائدہ: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سرور کائنات ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چار رکعت نماز اور دعاء تعلیم فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ، جس وقت جمعرات آئے تو تم یہ کلمات دعائیہ اور نماز پڑھو اور اس کلمات میں موافق اس حدیث کے اموات کے لئے دعا اس طرح وارد ہے کہ پہلے اللہ کی حمد بعدہٗ درود شریف اور اخیر میں دعاء۔

نوٹ: یہ روایت فقیر نے اپنے رسالہ ''میت کی جمعراتین'' میں مختصر لکھی۔ اب فقیر اس روایت کو مفصلاً عرض کرتا ہے:

اخرج ترمذی فی سند عن احمد بن الحسن قال حدثنا سلیمان عبدالرحمن الدمشقی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابن جریج عن عطاء ابن ابی رباح وعکرمة مولی ابن عبا . (عن ابن عبا .) انه قال:

بینما نحن عند رسول الله علیه وسلم اذا جاءه علی بن ابی طالب فقال: بابی انت وامنی تفلّت هذا القرآن من صدری فما اجدنی اقدر علیه فقال (له) رسول الله ﷺ : یا ابا الحسن افلا

اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھن، وینفع (بھن) من علمته، یثبت ماتعلمت فی صدرک، قال: اجل یا رسول اللہِ، فعلمنی. قال: اذاکانت لیلة الجمعة فان استطعت ان تقوم فی ثلث اللیل الاخیر فانها ساعة مشهودة والدعاء فیها مستجاب، وقد قال اخی یعقوب لبنیه: (سوف استغفرلکم ربی) یقول: حتی تاتی لیلة الجمعة. فان لم تستطع فقم فی وسطها فان لم تستطع فقم فی اولها فصل اربع رکعات، تقرأ فی الرکعة الاولیٰ بفاتحه الکتاب و سورة یس، وفی الرکعة الثانیه بفاتحه الکتاب وحم الدخان، وفی الرکعة الثالثه بفاتحة الکتاب والم تنزیل السجدة، وفی الرکعة الرابعة بفاتحه الکتاب وتبارک المفضل یعنی "تبارک الملک" فاذا فرغت من التشهد فاحمد اللہ واحسن الثناء علی اللہ وصل علی واحسن وعلی سائر الانبیاء واستغفر للمومنین والمومنات والاخوانک الذین سبقوک بالایمان ثم قل فی آخر ذلک: اللهم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ماابقیتنی وارحمنی ان اتکلف مالا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی،اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام، والعزة التی لاترام، اسالک یااللہ یا رحمان بجلالک ونور وجهک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی ، وارقنی ان اتلوه علی النحو الذی یرضیک عنی، اللهم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام، والعزة التی لاترام، اسئلک (یااللہ یارحمان

(یارحیم) بجلالک ونور وجھک ان تنور بکتابک بصری وان تطلق به لسانی و(ان) تفرج به عن قلبی وان تغسل به بدنی فانه لایعیننی علی الحق غیرک، ولا یوتیه الا انت، ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم.

[یا اباالحسن] تفعل ذلک ثلاث جمع او خمساًاو سبعا تجاب باذن اللہ تعالیٰ والذی بعثنی بالحق مااخطا مؤمنا قط"

قال ابن عبا .: فوالله مالبث علی الا خمسا اوسبعا حتی جاء رسول اللہ ﷺ فی مثل ذلک المجلس فقال: یارسول اللہ انی کنت فیما خلا لا احفظ الاربع آیات ونحوهن فاذا قرأتهن (علی نفسی) تفلتن وانا اتعلم الیوم اربعین آیة او نحوها فاذا قرأتها علی نفسی فکانما کتاب اللہ بین عینی، ولقد کنت اسمع الحدیث فاذا رویتهٔ تفلّت وانا الیوم اسمع الاحادیث فاذا [تحدثت] بها لم اخرم منها حرفا، فقال له رسول اللہ ﷺ عندذلک: "مومن ورب الکعبة یااباالحسن". قال ابوعیسی هذا حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث الولید بن مسلم.

ترجمہ حدیث شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی محفل مبارک میں بیٹھے تھے تو سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے عرض کی آپ پر میرے باپ وماں قربان ہوں یہ قرآن میرے سینہ میں قرار نہیں پاتا اور نہ میں اسے قابو

کرنے کی قدرت رکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن! میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں ان سے تمہیں نفع ہوگا بلکہ اسے بھی نفع ہوگا جسے تم وہ کلمات سکھاؤ گے ان کلمات کی برکت سے ہر شے تمہارے سینہ میں محفوظ رہے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ وہ کلمات مجھے ضرور سکھایئے آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جب جمعہ کی رات ہوتو تم اخیر شب نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ کیونکہ یہ گھڑی قبولیت دعاء کیلئے مجرب ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو فرمایا تھا۔

سوف استغفرلکم، عنقریب میں تمہارے لئے مغفرت کی دعامانگونگا چنانچہ جب شب جمعہ آئی تو انہوں نے بیٹوں کے لئے دعامانگی جومستجاب ہوئی)۔

اے علی (رضی اللہ عنہ) پہلے اخیر شب جمعہ اس عمل کو کرو اگر نہ ہوسکے تو اول شب میں اٹھ کر چار رکعت پڑھو۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین دوسری میں فاتحہ کے بعد سورہ حم دخان تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد الم السجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ تبارک الذی یعنی سورۃ الملک جب تشہد سے فراغت پاؤ تو اللہ تعالیٰ کی بہترین ثناء اور مجھ پر احسن طریق صلوٰۃ (دردو وسلام) پڑھو اور تمام انبیاء علیہم السلام پر سلام عرض کرو اور تمام مومنین و مؤمنات اور ان لوگوں کیلئے استغفار کرو جوتمہارے سے پہلے گذر چکے ہیں یعنی اہل اموات کے لئے پھر آخر میں یہ دعا پڑھو (وہ دعا متن میں موجود ہے)

اے ابو الحسن (علی رضی اللہ عنہ) اس دعاء کو تین یا پانچ یا سات جمعوں تک پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے اذن سے تمہاری دعاء مستجاب ہوگی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا یہ دعا جو بھی پڑھے گا کبھی نشانہ سے خطاء نہ ہوگی یعنی دعا ضرور مستجاب ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ابھی پانچ یا سات جمعہ نہ گذرے تھے تو حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ حضور سرور عالم ﷺ کی محفل

اقدس میں آئے جیسے پہلے حاضر ہوئے تھے اور عرض کی کہ پہلے میرا یہ حال تھا کہ میں بمشکل چار آیات یاد کرسکتا تھا پھر وہ بھی سینے میں محفوظ نہ رہتی تھیں لیکن اب مذکورہ بالا عمل کے بعد یہ حال ہے کہ میں دن میں چالیس آیات یاد کرلیتا ہوں اور پھر یہ حال ہوتا ہے کہ گویا وہ میرے سامنے ہیں یعنی مضبوط طریقہ سے یاد رہتی ہیں اور یہی حال روایت حدیث کا تھا اور کوئی روایت آپ سے سنتا تو میرے سینے سے وہ روایت نکل جاتی اور اب یہ حال ہے کہ آپ کی کوئی روایت سنتا ہوں تو جب اسے بیان کرتا ہوں تو کسی ایک حرف میں بھی نقص نہیں ہوتا یعنی مکمل طور اور صحیح طریق سے روایت بیان کرلیتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ اب تم مطمئن رہو۔ رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو۔ اب کے بعد کسی قسم کی کمی نہیں آئیگی۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

یہ حدیث شریف ترمذی کے علاوہ حاکم نے مستدرک میں بھی روایت کرکے فرمایا صحیح علی شرط الشیخین (امام بخاری اور مسلم نے صحیح کے لئے جن شرائط کا اہتمام کیا ہے اس پر پوری اترتی ہے) امام ذہبی نے اسے ضعیف کہا لیکن ائمہ حدیث نے ان کے اس انکار پر تعجب کیا۔ حاکم کے علاوہ طبرانی نے الکبیر میں اور دارقطنی نے الافراد میں اور بیہقی نے الدعوات میں اور امام منذری نے فرمایا طرق اسانید ھذا الحدیث جیدۃ ومتنہ غریب، اس حدیث کی سند ات کے طریق جید ہیں اور متن غریب ہے۔

امام سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ مجھے بہت سے اہل علم نے بتایا کہ اس دعاء کو آزمایا گیا ہے نہایت ہی مجرب ثابت ہوئی۔ آج بھی کسی کو مرض نسیان لاحق ہو یا قوت حافظہ کمزور ہو تو اس دعاء پر عمل کرنا چاہیے۔ اس روایت سے فقہاء کرام نے میت کی جمعراتوں کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ اسے فقیر نے تفصیل کے ساتھ

اپنے رسالہ ''میت کی جمعراتیں'' میں عرض کیا ہے۔

بزرگانِ دین کے ارشادات (رحمہم اللہ)

ا۔

وَیَا مُؤْمِنًا ھَبْ لِیْ اَمَانًا مُسْلِمًا
وَسِتْرًا عَمِیْمًا یَامُھَیْمِنُ مُسْبِلًا

اے امان دینے والے رب کریم مجھے امان مسلم عطا کردے اور اے مهیمن میرے عیوب پر پردہ ڈال دے۔

فائدہ: جو اس شعر کی کثرت کرے اسکا حافظہ قوی ہوگا اور اسے صدق وتصدیق اور طاعت وانقیاد نصیب ہوگا (الکشف والبیان ص ۴۶-۴۷)

۲.

یَاحَیُّ اَذْھِبْ مَوْتَ قَلْبِیْ فَلَمْ اَزِلْ
بِذِکْرِکَ یَاقَیُّوْمُ مَادُمْتُ مُوْصِلًا

اے حی ! میرے قلب کی موت کو ہٹادے اپنے ذکر سے۔ اے قیوم جب تک تو ہے ملانے والا۔

امام سیدی احمد زروق قدس سرہ نے شرح نظم الاسماء میں فرمایا کہ اگر کوئی کندذہن اس کو خالی مکان میں سولہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے عوارض نسیان سے امان دیگا اور اس کے قلب کے نور کے ساتھ اس کا حافظہ قوی فرمائیگا۔

(الکشف والبیان ۴۶-۴۷)

فائدہ: ہر شعر سے پہلے تین بار درود شریف پڑھنا چاہیے۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانه اذکر لک (رواہ ابن عساکر)

جو تم لکھو تو بعد فراغت قلم کان پر رکھو وہ تجھے بھولی ہوئی چیز یاد دلائیگی۔

فائدہ: اسی روایت سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو امور بھول پر یاددلانے والے ہیں انہیں عمل میں لانا جائز ہے مثلاً بعض لوگ گھڑی بائیں ہاتھ کی بجائے دائیں ہاتھ پر باندھ دیتے ہیں تاکہ خلاف عمل پر بات آجائے یونہی بعض لوگ ہاتھ میں دھاگہ باندھتے ہیں یونہی کپڑے پر کوئی نشانی لگانا۔

سوال: عرب (زمانہ جاہلیت) میں یہ طریقے مروج تھے انہیں رتائم (رتیمہ کی جمع) کہا جاتا ہے ان امور سے حضور سرور عالم ﷺ نے صحابہ کو روکا کہ یہ جو انگلیوں وغیرہ پر جو کچھ باندھا جاتا ہے تم نہ کیا کرو یہ امور بھی شے کی یاد دہانی کیلئے ہوتے تھے۔

جواب: حضور نبی پاک ﷺ کا روکنا اعتقادی حیثیت سے تھا کہ جاہلیت کے لوگ ان امور کو مؤثر حقیقی سمجھتے تھے اور آپ کی عادت کریمہ تھی کہ ان کو ایسے اعتقاد کے امور سے منع فرمادیتے تھے جیسے ستاروں کی تاثیر کے متعلق جاہلیت کا عقیدہ تاثیر حقیقی کا تھا اور پھر ان امور کی اجازت بھی بخشی جب ان میں تاثیر حقیقی اللہ تعالیٰ کی جانب سے مختصر اور ان کی تاثیر کو مجاز مانے۔ یہاں بھی وہی بات ہے کہ یاد دہانی کیلئے ایسے امور کی مجازی تاثیر کے قائل کو جائز ہے۔

انتباہ: یہی قاعدہ اہلسنّت اور مذہب وہابیہ دیوبندیہ میں چلتا ہے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کو وسیلہ سمجھ کر برکات حاصل کرتے ہیں اور وہابیہ دیوبندیہ انہیں حقیقت پر محمول کر کے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

۴۔ بھولی ہوئی شے کو یاد کرنے کے لئے نوافل پڑھے جائیں جیسے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ طریقہ بتایا تو اسے بھولا ہوا مال نماز میں یاد

آ گیا۔

واقعہ کی تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ''مناقب امام اعظم'' اور ''اسلامی پہیلیاں حصہ اول''۔

۵۔ درود شریف پڑھنے سے بھی بھولی ہوئی شے یاد آ جاتی ہے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پاک پڑھو، انشاء اللہ تعالیٰ یاد آ جائے گی۔

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب نقشبندی مدظلہ العالی فرماتے ہیں کہ باوثوق ذرائع سے مجھ تک یہ بات پہنچی کہ حضرت خواجگان قاضی محمد سلطان عالم میر پوری علیہ الرحمۃ القیوم کی خدمت بابرکت میں علماء کرام آتے اور مسائل علمی پر گفتگو ہوتی اور آپ فرماتے۔ مولوی صاحب اس کتاب سے یہ مسئلہ تلاش کرو، جب بسیار ورق گردانی کے باوجود مسئلہ نہ ملتا تو آپ کتاب کو اپنے دست مبارک میں لیتے اور کتاب بند کر کے درود پاک پڑھتے اور پھر کتاب کھول کر علماء کرام کے سامنے رکھ دیتے تو وہی مسئلہ نکلتا جس کی تلاش ہوتی تھی۔ الحمدللہ

(بحوالہ آب کوثر۔ ص ۵۴ مطبوعہ مکتبہ صبح نور۔ فیصل آباد)

۶۔ اپنے ہمزاد کو کہہ دینا کہ فلاں شے فلاں وقت یاد دلانا یعنی اپنا نام لے کر کہنا کہ یہ کام کرنا ہے ہمزاد یاد دلا دیگا یہاں تک کہ سونے سے پہلے کہدیا جائے کہ فلاں وقت بیدار کرنا۔ وہ وقت پر بیدار کریگا ایک منٹ کا فرق نہ آئیگا۔ فقیر کا بارہا کا تجربہ ہے۔ تہجد گزار لوگ اور سفر پر جانے والے حضرات اسے عمل میں لائیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ القول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ:

مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر سوئیں تو تہجد کے وقت جاگنا نصیب ہوجائیگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْ . نُزُلًا٥ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا لَایَبْغُوْنَ عَنْھَا حِوَلًا٥ قُلْ لَّوْکَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْجِئْنَا بِمِثْلِهٖ

مَدَدًاo قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَىَّ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًاo

(پ ۱۶، سورۃ الکہف کی آخری آیات)

نوٹ: تہجد گزاری کے لئے لوگ سو عذر کریں بے کار ہے جبکہ آج ترقی یافتہ دور میں بہترین گھڑیاں (آلارم وغیرہ) موجود ہیں۔ جووقت پر اٹھانے میں خوب ہیں۔ اللہ سستی کاہلی سے بچائے (آمین)

انکے علاوہ اور بھی نسیان دور کرنے اور قوت حافظہ کی بے شمار دعائیں اور طریقے ہیں فقیر نے چند نمونے عرض کردیئے ہیں۔

نسیان کا طبی علاج

قوت حافظہ کی تیزی نسیان کی جڑ کاٹ دیتی ہے فقیر قوت حافظہ کی بحث مختصراً عرض کرکے طبی مجرب نسخے لکھتا ہے۔

قوت حافظہ اور اس کی ضرورت

حافظہ اس قوت ذہنی کا نام ہے کہ جس سے ہم ان تمام خیالات اور واقعات کو، جو ہمیں حواس ظاہری و باطنی سے معلوم ہوں، یاد رکھ سکیں۔

یہ وہ قوت ہے کہ جس کی بدولت انسان کو درحقیقت دیگر تمام حیوانات پر شرف حاصل ہے کیونکہ انسان تو اپنی گذشتہ زندگی کی غلطیوں اور بدکرداریوں کے نتائج کو اس قوت کی مدد سے اپنی آنکھوں کے سا۔منے اا کر اقد ام مابعد سے پرہیز کرتا ہے اور آئندہ کی اصلاح وترقی کے لائق بن سکتا ہے جب کہ حیوانات اس سے خاطر خواہ بہرور نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دماغی ذخیرہ جمع نہیں کر سکتے اسی وجہ سے اپنے سامان

دنیوی میں کئی قسم کی اصلاح و ترقی کرنے سے معذور ہیں جتنی ترقی کہ ہم آج کل میدان علم و ہنر میں دیکھ رہے ہیں وہ سب اسی کی طفیل ہے شاہ سے گدا اور بچے سے بوڑھے تک اسی کے فیض کے محتاج ہیں۔ انسان ابھی ننھا سا ہی ہوتا ہے کہ اس طاقت سے مستفید ہونے لگتا ہے شروع ہی سے ماں باپ کی شکل و شباہت کو یاد رکھنے سے ان کو پہچان لیتا ہے اور تقلید کے عالمگیر قانون کے مطابق زبان مادری اور عام خیالات کا ذخیرہ اسی قوت کی امداد سے جمع کرتا رہتا ہے اس قوت کے بغیر سچ پوچھو تو انسان کسی کام کا نہ ہوتا۔ پڑھنا لکھنا اور بولنا ناممکن ہوتا۔ دیکھا اور سنا ہوا سب کچھ فراموش ہو جاتا۔ تمام مشاہدے اور تجربے نہ ہونے کے برابر ہوتے۔

آج تک جتنے فلاسفرز مشہور فصیح اور علمائے بے نظیر صفحہ ہستی پر گذرے ہیں وہ سب ایک زبردست حافظہ کی بدولت ہی شہرہ آفاق ہوئے۔ مصنف سے پوچھو کہ وہ کس قدر معاوضہ دینے کو تیار ہے صرف اس واسطے کہ جو کچھ اس نے پڑھا ہے یا اکثر اس کے خیال میں گذرا ہے برموقعہ اس کے سامنے آجائے۔ طالب علم سے پوچھو کہ کس قدر اس کو آرزو ہے کہ جو کچھ اس نے پڑھا یا سیکھا ہے فی الفور موقعہ پر جب مرضی ہو بغیر کسی جدوجہد کے یاد آجائے۔ غرضیکہ آپ کسی فردِ بشر سے پوچھیں سب کے سب یک زبان ہو کر یہی جواب دیں گے کہ اگر تمام دنیا کی دولت صرف اس واسطے ہی دے دی جائے کہ جو کچھ سیکھا گیا ہے حسب مرضی برموقعہ یاد آجائے تو یہ بھی کچھ بعید نہیں۔

جب انسان کو موقع پر کوئی چیز یاد نہیں آتی تو اس کو کس قدر رنج پہنچتا ہے اس کا دل گھبراتا ہے لاکھ کوشش کرتا ہے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس وقت دراصل ایک تیز حافظہ کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انسانی زندگی کے متعلق ہر ایک کام اس قوت پر منحصر ہے اگر آپ کسی فن و پیشہ میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں یا یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کر کے عالم باعمل کا خطاب لینا چاہتے ہیں اگر آپ امتحان وکالت میں

کامیاب ہو کر مشہور و معروف مقرر بننا چاہتے ہیں۔ غرض یہ کہ آپ جس بات میں کمال حاصل کرنا چاہیں آپ کو اسی قوت کی امداد کا سہارا لینا پڑے گا۔

حافظہ اور اس کی اقسام

زمانہ گذشتہ کے فلاسفرز اور حکماء کا یہ خیال تھا کہ حافظہ صرف ایک ہی طاقت ہے مگر حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ اس کی بہت سے اقسام ہیں۔ کیونکہ یاد رکھنا اگر ایک قوت کا کام ہوتا تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ کسی چیز کی رنگت جسامت شکل اور حالت ہر ایک امر یاد رکھنے کے لئے ایک شخص میں ایک ہی سی قابلیت ہوتی۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہوتا کیونکہ بعض اشخاص ایسے ہوتے ہیں جو صرف واقعات ہی کو یاد رکھ سکتے ہیں ان کے محل وقوع، وقت اور دیگر متعلقات انہیں بالکل یاد نہیں رہتے برخلاف اس کے جو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو چیزوں کے پتہ و جائے وقوع تو آسانی یاد رکھ سکتے ہیں مگر ان دیگر امور متعلقات کو بالکل بھول جاتے ہیں اس سے صاف ثابت ہوا کہ یاد رکھنے والی مختلف طاقتیں ہیں جن کو حفاظ کہا جا سکتا ہے۔

عالمانِ علم دماغ نے حافظہ کی بہت سی اقسام مقرر کی ہیں جن میں سے عام مشہور یہ ہیں:

۱۔ قوت تشخیص: یعنی ایک چیز کو دوسری چیزوں سے علیحدہ کرنے اور اس کو شناخت کرنے کی طاقت۔

۲۔ تصور: کسی چیز کی شکل و صورت ذہن میں لانے اور علیحدہ علیحدہ قائم رکھنے کی طاقت یہ قوت شاعروں، مصوروں اور فلاسفرز میں خوب تیز ہوتی ہے۔

۳۔ تجسّم: یعنی اشیاء کے طول وعرض و جسامت وغیرہ یاد رکھنے کی طاقت۔

علاوہ ازیں چند اور قوتیں بھی ہیں جن کی امداد سے ہم زبان مکان، زمان، رنگت آواز اور وجوہات وغیرہ تمام واقعات یاد رکھ سکتے ہیں ان میں ہر ایک قوت علیحدہ

علیحدہ اپنا اپنا کام کرتی ہے۔ اس کو جذب یعنی ملاحظہ کرلیتی ہے۔ بقدر ضرورت فقیر نے اتنا لکھا ہے مزید تحقیق فن طب میں ملاحظہ ہو۔

نسیان کی طبی تحقیق

علاج الغرباء (ص ۳۲) میں ہے کہ اکثر پیری سن میں کثرت بلغم کی وجہ سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ کا ذکر بہتر ہے کیونکہ بڑھاپا ایک نعمت ہے۔ اس میں صبر بھلا۔ ہاں جوانی میں نسیان کا علاج مقوی دماغ ادویہ سے کیا جائے۔

بوعلی سینا نے کہا کہ نسیان کبھی گرمی اور خشکی سے ہوتا ہے اور کبھی سردی اور رطوبت کے غلبہ سے (اسکی تفصیل پہلے عرض کردی گئی)۔

گرمی سے نسیان کا علاج

۱۔ زیادہ نہانے سے اجتناب۔

۲۔ کثرت فکر و جماع اور لہو ولعب کا ترک۔

۳۔ راحت وسکون کے اسباب عمل میں لائے۔

۴۔ مقوی دماغ تیل سے سر کی مالش جیسے روغن بادام، روغن کدو، گلاب وغیرہ۔

۵۔ میٹھا انار کھائے۔

۶۔ سر پر حلال جانور کا دودھ دوہے یعنی دودوھ نکال کر فوراً سر پر ڈالے۔

۷۔ نطولات (نطول اصلاح طب میں ادویہ مقویہ) گرم پانی میں ڈال کر جگ وغیرہ سے سر پر آہستہ آہستہ ڈالے۔

۸۔ نذاب (ایک بوٹی ہے) کا نطول۔

۹۔ جند بیدستر کا نطول۔

۱۰۔عاقر قرعا وغیرہ کا نطول۔

۱۱۔بکائن کے تیل کی سر پر مالش۔

۱۲۔مشک خالص سر پر ملے۔

۱۳۔مقوی دماغ تیل ناک میں ڈالکر دماغ کیطرف کھینچنا۔

۱۴۔مقوی دماغ تیل سے سر کی مالش کرنا۔

۱۵۔تیل نیلوفر ناک میں کھینچنا۔

(فائدہ) گرمی سے نسیان کا علاج آسان ہے کہ یہ سریع الاثر ہے۔

خشکی سے نسیان کا علاج

۱۔تر معتدل یعنی ٹھنڈی اور خشک نہ ہوں، غذائیں لیکن کم استعمال کرنا۔

۲۔سر کے کناروں کو خوب ملنا۔

۳۔موٹے کپڑے سے سر کو ڈھانپنا۔

۴۔دونوں ہاتھ پاؤں خوب ہلانا۔ ورزش کرنا۔

۵۔بابونہ (ایک بوٹی) گرم پانی میں ڈالکر سر پر ڈالنا۔

۶۔یونہی اسبرگ (اکلیل الملک)

۷۔بکری وغیرہ کا دودھ۔

۸۔سوسن و نرگس کے تیل کی سر پر مالش۔

سردی اور رطوبت سے نسیان کا علاج

۱۔ہلکے ہلکے جلاب آور معجون وغیرہ کا استعمال۔

۲۔تیل مقوی دماغ کی سر پر مالش۔

۳۔زیادہ روشنی والے مکان میں رہائش۔

۴۔ نشہ آور اور ریح بڑھانے والی اشیاء سے اجتناب۔

۵۔ بوقت ضرورت تازہ پانی سے نہائے جو نہ گرم ہو نہ سرد۔

۶۔ زیادہ قیلولہ سے بچے معمولی میں حرج نہیں۔

۷۔ زیادہ نیند نہ کرے معتدل نیند کافی ہے۔

۸۔ کثرت جلاب کے استعمال سے بچے۔

اپیل اویسی غفرلہ

''چند نسخے فقیر عرض کر دیتا ہے اگر راس آجائیں تو ان پر مداومت کرے ورنہ بغیر مشورہ ڈاکٹر اور حکیم کے کوئی نسخہ استعمال نہ کرے''

نسیان کے ازالہ اور قوت حافظہ میں اضافہ کے طبی نسخے

حضرت امام عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ کی طرح فقیر بھی چند طبی نسخے عرض کر رہا ہے۔ انہیں استعمال میں لایئے اگر فائدہ ہو تو جاری رکھئے۔ اور یہ بھی کہ حکیم اور ماہر ڈاکٹر کے مشورہ کے بغیر استعمال نہ کریں اور نہ ہی نیم حکیم اور خام ڈاکٹر کی بات مانیں کیونکہ نیم حکیم خطرہ جان کی مثال مشہور ہے۔

ایک اہم نسخہ:

قوت حافظہ بڑھانے کے لئے مغزیات بالخصوص بادام بہترین علاج ہے'' بادام کا سرخ پردہ گرم پانی سے ہٹا کر روزانہ نہار منہ ۱۹ سے ۲۱ دانے شہد کے ساتھ استعمال کریں گرمیوں میں انھیں کوٹ کر کالی مرچ اور سنگری مصری ملا کر حسب ضرورت منہ نہار کھائیں۔ پانی دو گھنٹے بعد پی سکتے ہیں مزید اطباء وغیرہ سے نسخہ جات کا مشورہ لیں۔

نسیان اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

حضرت امام نابلسی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ

ان النسیان لیس بنقصان فی کمال الانسان

بیشک نسیان انسان کے کمال میں نقص نہیں۔

پھر فرمایا کہ و انه یجوز علی الانبیاء اور بیشک یہ انبیاء کیلئے بھی جائز ہے۔ ان امور میں (جن میں احکام کی تبلیغ واجب ہے) انبیاء کرام علیہم السلام پر نسیان طاری ہوتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے چند مثالیں آیات قرآنی واحادیث مبارکہ سے پیش فرمائی ہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ:

نسیان انسان میں کمال بایں معنی ہے کہ اس کے ورود پر انسان اپنے عجز و انکسار کا اظہار کرتا ہے اور عجز وانکسار کا اظہار انسانی کمال ہے جس کی وجہ سے شیطان تکبر کر کے تباہ و برباد ہوا اور انسان اظہار عجز وانکساری کی بدولت ملائکہ پر فائق ہوا۔

لیکن عام انسان اور انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضور سرور عالم ﷺ کے نسیان و سہو عقل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیوں کہ عام آدمی کو نسیان و سہو عقل کی کمی اور دماغ کے فتور وفہم و ذکاء کے نقص سے ہوتا ہے۔ جس کی تحقیق ابتداء رسالہ ھذا میں فقیر نے عرض کیا ہے اور انبیا علیہم السلام بالخصوص حضور سرور عالم ﷺ کے لئے عیب ونقص اور ہر طرح کی کمی کا تصور کفر تک نوبت پہونچتی ہے۔ کیونکہ یہ حضرات ہرنقص اور کمی اور عیب سے پاک اور منزہ ہوتے ہیں۔ تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالہ انارۃ القلوب فی بصارۃ یعقوب (مطبوعہ) ہاں ان پر نسیان طاری ہوتا ہے جسے لفظاً نسیان وسہو کہا جائے گا لیکن وہ درحقیقت عدم التفات کے قبیل سے ہوتا ہے اور عدم التفات نہ عیب ہے نہ نقص اور انکا عدم التفات بھی منجانب اللہ ہوتا ہے تا کہ احکام کا اجراء ہو۔ اس موضوع پر فقیر کا رسالہ این لنسیان فی النبی آخرالزمان

مشہور ہے، اسکی تلخیص یہاں حاضر ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی آپ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا کسی صحابی کو استفسار کی جرأت نہ ہوئی ایک صحابی ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور تھے عرض کی ، اقصرت الصلوۃ ام نسیت' کیا نماز کی قصر ہوگئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو اسی لئے یاد رکھو اگر آئندہ بھول جاؤں تو مجھے یاد کرادیا کرو۔ پھر آپ ﷺ نے دو سجدے (سہو) کیے ۔ (ملخصا)

اس کی متعدد وجوہات ہیں۔

ا۔ قاعدہ یاد رہے کہ نبی علیہ السلام کا ہر فعل وقول وعمل امت کی تعلیم کیلئے ہوتا ہے یہاں بھی وہی بات ہے نہ کہ بھولنا حقیقی کیونکہ اگر آپ ﷺ بھولنے والی نماز کا طریقہ ہمیں نہ بتاتے تو ہم کس طرح سمجھتے۔ تو امت کی سہولت کے لئے یہ عمل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے ۔

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(سورۃ احزاب پ نمبر۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ ﷺ کی پیروی بہتر ہے (کنزالایمان)

اس آیت شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

اس لئے آپ کا ہر عمل شریف اُمت کے لئے ہے اسی طرح رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فعل مبارک امت کی خاطر تھا کہ جب تمہیں بھول ہوجائے تو ایسی حالت میں سجدہ سہو کرلیا کرو۔ تاکہ قیامت میں اگر اللہ تعالیٰ تمہاری بھول جو نماز میں ہوئی ہے، کا سوال کرے تو میری یہی نماز تمہاری نمازوں کا وسیلہ بن جائے کہ جہاں میری نماز قبول ہوگی تمہاری نمازیں بھی قبول ہوجائیگی اس لئے نسیم الریاض شرح شفاء شریف میں لکھا ہے کہ آپ نے عمداً نسیان وسہو کی صورت اختیار کی تاکہ امت کا

بھلا ہولیکن ان بدقسمت امتیوں پرحیف کہ وہ اسے بجائے احسان سمجھنے کے نبی پاک ﷺ پر برا الزام (لاعلمی) لگاتے ہیں اور اپنے جیسا کمزور سمجھ کر نسیان (بھول جانے) کا بہتان تراشتے ہیں۔

۲۔ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ سے نسیان ہوا ہی نہیں اس کی تصریح یوں ہے کہ جب حضور سرور عالم ﷺ کو نماز میں سہو ہوا تو ایک صحابی (جو ذوالیدین رضی اللہ عنہ کے نام سے مشہور تھے) نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ

انسیت ام قصرت الصلوة قال لم انس ولم تقصر۔

(بخاری شریف)

ترجمہ: کیا آپ ﷺ بھولے ہیں۔ یا نماز قصر کی گئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز قصر کی گئی ہے۔

حدیث شریف میں دونوں امور کی نفی ہے۔ (۱) نہ بھولنا (۲) نماز کا قصر نہ ہونا۔ نماز قصر نہیں ہوئی تھی اسی لئے آپ ﷺ نے نماز مکمل فرمائی اور عدم نسیان بھی ورنہ حضور علیہ السلام پر کذب لازم آئے گا (وھو منزہ عنه) اویسی غفرلہ

فائدہ: حدیث مبارکہ میں کتنا صاف ہے۔ کہ خود حضور ﷺ اپنی زبان پاک سے ارشاد فرمارہے ہیں کہ لم انس ولم تقصر کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز قصر کی گئی ہے۔ لیکن کیسی عجب اُلٹی منطق ہے کہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرمائیں کہ میں بھولا نہیں اور منکرین یہ کہتے پھریں کہ آپ ﷺ تو (معاذ اللہ) بھولتے ہیں گویا آپ ﷺ نے سمجھایا کہ میں اس طرح نہیں بھولا جو تمہارے عرف میں ہے بلکہ ظاہری صورت نسیان وسہو بنائی تاکہ امت کا بھلا ہو۔

۳۔ حدیث پاک سے تو ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام خود نہیں بھولے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کیفیت طاری کردی تاکہ قیامت تک امت کے لئے سنت بن جائے تو گویا یہ اعتراض اللہ تعالیٰ پر ہوا نہ کہ حضور علیہ السلام پر۔ امام مالک رضی اللہ عنہ

نے فرمایا:

انہ بلغہٗ ان رسول اللہ ﷺ قال انی لانسی او انسی لاسن۔

ترجمہ: یہ حدیث پہنچی ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھلایا گیا ہوں تا کہ میں سنت مقرر کروں۔

(موطا امام مالک علیہ الرحمہ ص ۳۵)

فائدہ: اس حدیث سے ہمارا مدعا ثابت ہوا گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا کہ میں سنیت کو قائم کرنے اور مسئلہ سمجھانے کیلئے بھلایا جاتا ہوں ورنہ ایسے تو مجھے نسیان نہیں ہوتا جیسے تمہیں ہوتا ہے۔

۴۔ بعض لوگ اس آیت واذکر ربک اذا نسیت ترجمہ: جب تم بھول جاؤ تو اپنے رب تعالیٰ کو یاد کرو، سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سرور عالم ﷺ کے لئے نسیان ثابت ہے۔

اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے ایک مسئلہ کی تعلیم کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب انسان کو کوئی بات بھول جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ اس میں حضور علیہ السلام کو کونسی بھول واقع ہوئی جس پر اللہ نے تنبیہ فرمائی ہے حالانکہ علم تفسیر کا قاعدہ ہے کہ مسائل واحکام میں اگرچہ صراحۃً حضور علیہ السلام مخاطب ہوں تب بھی آپ ﷺ خود مراد نہ ہونگے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ارشاد نے فرمایا: یا ایھاالنبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین. اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں کی اطاعت نہ کر اور فرمایا: وثیابک فطھر والرجز فاھجر اور اپنے کپڑے دھو اور بتوں کو چھوڑ وغیرہ وغیرہ ایسے مواقع پر امت کی تعلیم مراد ہوتی ہے لیکن افسوس ہے کہ بدقسمت لوگوں نے ایسے مقامات پر دیکھا تو فوراً نبی پاک ﷺ پر عیب لگا دیا جیسا کہ انہوں نے آیت واذکر ربک اذانیست سے نبی اللہ کے لئے نسیان ثابت کر دکھلایا۔

فائدہ: غور کیجئے اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ نبی بھول سکتے ہیں یا بھول چکے ہیں۔

یا آئندہ بھولیں گے۔ اُنہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ اذا نسیت کے مفسرین نے کیا معنی کئے ہیں۔ مفسرین کی مراد ملاحظہ ہو۔

ا۔ علامہ جریر تفسیر ابن جریر میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

واذکر ربک اذا نسیت ، معناہ واذکر ربک اذا ترکت ذکرہٗ ہ

(تفسیر ابن جریر جلد ۱۵)

ترجمہ: معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کرو جب کہ آپ اس کے ذکر کو چھوڑ دیں۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ یہاں نسیان کے معنی ترک کے ہیں۔ کہ جب فعل نسیان کو اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی طرف منسوب کیا جائے ۔تو معنی ترک کے ہوں گے۔ جب نسیان کے معنی ترک کرنا ہوا تو پھر بھول کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب پاک ﷺ کے نسیان کے متعلق فرمایا ہے کہ

سنقرءک فلاتنسیٰ الا ماشاء اللہ ہ (پ ۳۰ سورہ الاعلیٰ)

ترجمہ: "اے محبوب (ﷺ) ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے"۔ (کنزالایمان)

آیت کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ جب اللہ تعالیٰ تعلیم فرمانے والا اور صاحب لولاک ﷺ علم لینے والے آگے الا ماشاء اللہ تبرک کے طور پر استعمال فرمایا ہے تو کیا پھر حضور ﷺ کو کبھی نسیان ہوسکتا ہے ہاں اللہ تعالیٰ کا جہاں آپ کو بھولانے کا ارادہ ہو، وہاں مشیت ایزدی کے ماتحت طریقہ مسنونہ کو جاری فرمائیں گے۔ تو وہاں اسے آپ ﷺ ترک کردیں گے لیکن اس پڑھے ہوئے کو بھول نہیں سکتے بلکہ پڑھانے والے کے ارشاد کے مطابق آپ ﷺ اس کو ترک کردیں گے۔ تو حاصل یہ ہوا کہ نسیان کا لفظ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے آئے گا یعنی اس فعل

نسیان کا فاعل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام ہوں تو وہاں معنی ترک کے ہی لئے جائیں گے۔ غیر مقلد مصنف کتاب "رحمۃ للعلمین" نے لکھا کہ تعلیم ربانی کا نسیان سے برتر ہونا وہ خصوصیت ہے جو دنیا کے کسی معلم یا متعلم میں نہیں پائی جاسکتی۔ جب ہم قرآن پاک پر تدبر کی نگاہ ڈالتے ہیں اور احادیث پاک کا غور سے مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوجاتا ہے کہ ان میں احوال ماضیہ بھی موجود ہیں اور اخبار مستقبلہ بھی مذکور ہیں اور عہد حال کے احکام بھی بکثرت ہیں۔ تب یقین ہوجاتا ہے کہ نبی الامی ﷺ کو ٹھیک اللہ تعالیٰ ہی سے تعلیم ملی تھی جو ماضی و حال و مستقبل کو شامل تھی، جب رب العالمین نے حضور ﷺ کو تمام علوم سکھادیئے تو حضور ﷺ نے جملہ علوم و معارف اور حقائق و معانی کے دفتر کھول دیئے۔

خلاصہ یہ کہ حضور سرور عالم ﷺ کو نماز میں سہو حق ہے لیکن اس سے نسیان جو عام انسان پر وارد ہوتا ہے ثابت کرنا جہالت بلکہ نبوت دشمنی کا ثبوت دینا ہے۔ ذیل میں فقیر چند وہ روایات صحیحہ پیش کرتا ہے جن سے واضح ہوگا کہ حضور سرور عالم ﷺ پر نسیان کا وہم و گمان کرنا پاگل پن ہے جبکہ آپ ﷺ نے درجنوں نسیان والوں کے نسیان کی جڑ ہی اکھیڑ پھینکی اور پھر ایسا حافظہ عطا فرمایا کہ جن کے حافظہ پر خود حافظہ کو ناز ہے۔

"احادیث مبارکہ"

ا۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال ان کم تقولون اکثر ابوھریرہ عن النبی ﷺ واللہ الموعد وان اخوتی من المھاجرین کان یشغلھم الصفق بالاسواف واخوتی من الانصار کان یشغلھم عمل اموالھم وکنت امرء مسکینا اکرم رسول اللہ ﷺ علی ملئی بطنی وقال النبی ﷺ یوما لن یبسط

احدمنکم توبہ حتی اقضی مقالتی ھذہ ثم یجمعۂ الی صدرہ فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت تمرۃ لیس علی ثوب غیرھا حتی قضی النبی ﷺ مقالتۂ ثم جمعتھا الی صدری فوالذی بعثۂ بالحق مانسیت من مقالتہ ذالک الی یومی. (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۵)

ترجمہ: لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت حدیثیں روایت کرتے ہیں خدا جانتا ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں سودا سلف بیچنے میں مشغول رہتے ہیں اور برادران انصار اپنے کاموں میں مصروف ہوتے تھے اور میں مسکین آدمی ہونے کی وجہ سے پیٹ بھر جانے کے بعد ہر وقت سرکار ابدقرار ﷺ کی خدمت میں ملازم رہتا تھا ایک دن سرکار ﷺ نے فرمایا، تم میں سے جو شخص بھی گفتگو کے وقت اپنا دامن بچھالے گا جب تک اپنی باتیں ختم نہ کرلوں اور پھر وہ دامن کو اپنے سینہ کی طرف جمع کرلے تو اسے کوئی بات بھی نہ بھول سکے گی۔اس پر عمل کرتے ہوئے میں نے بھی اپنی چادر کا دامن بچھالیا ان دنوں میرے پاس اس چادر کے سواء اور کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا جب بات ختم ہوتی تو میں اس چادر کو اپنے سینہ کے ساتھ جمع کرلیتا اس خدا کی قسم جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ پھر مجھے آج تک نسیان یعنی حضور ﷺ کی کوئی بات نہیں بھولی۔

اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دامن کو آقائے دوعالم ﷺ کے سامنے دوران گفتگو پھیلاتے ہیں اور جب آپ ﷺ گفتگو کو ختم فرماتے ہیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی چادر کو اپنے سینہ کے اوپر لاتے ہیں تو ان کو ساری عمر کوئی بات نہیں بھولتی جس آقاءِ دوجہاں ﷺ کے طفیل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت نصیب ہورہی ہے کہ وہ تمام عمر کوئی بات نہ بھولیں، تو کیا جو عطا فرمانے والے ہیں، ان کے لئے بھولنے کا خیال تک بھی پیدا ہوسکتا ہے۔

۲۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قلتُ یارسول اللہ انی اسمع منک حدیثا کثیرا فانساہ قال ابسط ردائک فبسطتہ فغرف یدیہ فیہ ثم قال ضمہ فضممتہٗ فما نسیت شیئا بعْد (بخاری و مسلم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی جو کچھ سنتا ہوں بھول جاتا ہوں۔ فرمایا اپنی چادر پھیلا میں نے پھیلادی آپ ﷺ نے دونوں ہتھیلیاں بھر بھر کر اسمیں ڈالدیں اور فرمایا اسے سینہ سے لگادے میں نے ایسا ہی کیا اس کے بعد میں کبھی نہیں بھولا۔

۳۔عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ مجھے قرآن شریف یاد نہیں رہتا فرمایا اس کا سبب ایک شیطان ہے جس کو خنزب کہتے ہیں پھر فرمایا میرے قریب آؤ میں قریب ہوا۔

ثم وضع یدہ علی صدری فوجدت بردھا بین کتفی وقال اُخرج یا شیطان من صدر عثمان فما سمعت بعد ذالک شیئا الا حفظتہ'

(رواہ البیہقی، ابونعیم، خصائص کبری ج ۲ ص ۱۵)

آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا میں نے آپ ﷺ کے فیض کو ٹھنڈک کی صورت میں اپنے شانوں کے درمیان پایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے نکل جا۔ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میری یہ حالت ہوگئی کہ جو کچھ سنتا یاد رہتا۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ:

۱۔ مذکور بالا روایات اہل فہم وفکر کو یقین دلانے کے لئے کافی ہیں مرض بدمذہبی کے بیمار کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں جو ذات دوسروں کے اذہان وعقول سے نسیان کی جڑ کاٹ دیتی ہے وہ خود کیوں نسیان کی زد میں ہو۔۲۔ اگر چہ نسیان عقل کے فتور اور دماغی کمزوری سے ہوتا ہے لیکن حدیث حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے ثابت ہوا کہ اس میں شیطان کا بھی داخل ہے اس کی تائید قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فانساہ الشیطان (تو اسے شیطان نے بھلا دیا) اور ایماندار تو یقین رکھتا ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ تو عقلی ودماغی جملہ عوارض اور فتور وضعف سے منزہ اور پاک ہیں اگر کوئی اسکا تصور رکھتا ہے تو دنیا میں اس جیسا بدبخت اور کوئی نہ ہوگا ایسے ہی شیطان کا عمل دخل نبوت کے متعلق تصور تک میں لانا بھی گمراہی ہے۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ بھی قابل غور ہے کہ وہ جانتے تھے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے لیکن اس کے محبوب کریم رؤف رحیم ﷺ جو تصرف کرتے ہیں وہ بھی اس کے اذن و عطا سے ہوتا ہے۔ بحمدہ تعالیٰ ہم اہلسنّت بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور اس پر ہمیں فخر وناز ہے صحابہ کے عقائد کی تفصیل مع دلائل و دیگر عجائبات ہم نے اپنی کتاب " الاصابہ فی عقائد الصحابہ" میں لکھے ہیں۔

اقوال علمائے کرام اور مشائخ عظام کے ارشادات ملاحظہ ہوں:

ا۔ صاحب مسامرہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

منع الصوفیة وطائفه من المتکلمین السھووالنسیان والغفلات فی حق النبی ﷺ قال من اھل سنة من منع اصلا فی فعله ﷺ والیه ذھب ابوالمظفر الاسفرائنی من ائمة المحققین واستدل بالحدیث الماء الذی تکلم به الحفاظ (مسامرہ ص ۹۵، ۹۶)

خلاصہ یہ ہے کہ گویا علماء اہلسنّت متکلمین اور صوفیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کے حق میں وہ سہو ونسیان ناممکن ہے جو عیب و نقص ہے ہاں عدم التفات ہو تو حرج نہیں۔

۲۔ علامہ شعرانی لطائف المنن میں فرماتے ہیں:

اذا صفا القلب صار کالمراۃ والکوۃ المصقولۃ فاذا قوبلت بالوجود العلوی والسفلی الطبع جمیعۃ فلا ینسی بعد ذالک شیئاo

ترجمہ: جب قلب آئینہ کی طرح صاف ہوجاتا ہے تو تمام عالم علوی اور سفلی اس کے سامنے آتے ہیں اس میں مرتسم ہوجاتے ہیں پھر کسی شے میں بھی نسیان نہیں ہوسکتا۔

۳۔ حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی فرائض الاسلام حصہ عقائد ص ۱۶ میں لکھتے ہیں کہ میرے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم السلام امور تبلیغیہ میں سہو ونسیان سے محفوظ ہیں اور میرے نزدیک حضور ﷺ آخر الامر مطلقاً سہو و نسیان سے محفوظ تھے خواہ امور تبلیغیہ ہوں یا غیر تبلیغیہ۔

فائدہ: اسلاف کے عقیدہ پر ہم کہتے ہیں کہ وہ سہو ونسیان جو حضور علیہ السلام کیلئے احادیث میں ہے اس سے عدمِ التفات مراد ہے اور وہ بھی اجرائے احکام کے طور پر جس کا لفظاً نام نسیان وسہو ہے لیکن درحقیقت وہ عدم التفات ہے۔

انتباہ!

بہت سے جہلاء حدیث سہو سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی لاعلمی (معاذاللہ) ثابت کرتے ہیں حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ لاعلمی جہل کا دوسرا نام ہے اور نبوت پہ جہل کا الزام کتنی بڑی بدبختی ہے۔ یہاں سہو ضرور ہوا لیکن سہو لاعلمی کو مستلزم نہیں یہاں پر جہل و نسیان وسہو کا فرق عرض کردوں تاکہ کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ رہے۔

یاد رہے کہ انسان کو تین عوارض لاحق ہوتے ہیں ۱۔ جہل، ۲۔ نسیان، ۳۔ ذہول۔

۱۔ جہل: شے کا نہ جاننا ہے۔

۲۔ نسیان: شے کا علم ہو لیکن حافظہ سے نکل جائے۔

۳۔ ذہول: شے حافظہ میں تو ہو مگر ادھر توجہ نہ رہے۔
مثلاً ایک شخص نے قرآن نہ پڑھا دوسرے نے حفظ کر کے بھلا دیا۔ تیسرا شخص حافظ کامل ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آیت اس سے پوچھی گئی تو بتا نہ سکا۔ توجہ نہ رہی۔ پہلا تو قرآن سے جاہل۔ دوسرا نسیان کا مارا ہے۔ تیسرا ذاہل ہے۔ اسی قاعدہ کو سمجھنے کے بعد اب مثالیں سمجھئے۔

ا۔ نسیان آدم علیہ السلام:

قرآن کریم سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے فرماتا ہے:
فنسی ولم نجد له عزما ترجمہ: وہ بھول گئے ہم نے ان کا قصد نہ پایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نظر لوح محفوظ پر تھی۔ یہ تمام واقعات پیش نظر تھے۔ مگر ارادۂ الٰہی کہ کچھ مدت کے لئے توجہ ہٹ گئی۔

۲۔ نسیان عوام:

قیامت میں شفیع کی تلاش میں سارے مسلمان جن میں محدثین ومفسرین وفقہاء سب ہی ہونگے۔ سب انبیاء کرام کے پاس جائیں گے کہ آپ شفاعت فرمادیں۔ وہ نہ شفاعت کریں گے اور نہ شفیع المذنبین ﷺ کا صحیح پتہ دیں گے۔ بلکہ فرمادیں گے نوح کے پاس جاؤ۔ وہاں جاؤ۔ وہاں جاؤ شاید وہ تمہاری شفاعت کریں۔ حالانکہ دنیا میں سب کا عقیدہ تھا اور ہے کہ قیامت میں شفیع المذنبین حضور علیہ السلام ہی ہیں۔ لیکن ہم سب بھول جائیں گے اسے عدم توجہ یا ذہول کہا جائے گا۔

اصل مسئلہ: اگر حضور علیہ السلام کسی وقت علم کے خلاف عمل فرمائیں جیسے نماز میں سہو فرمایا۔ تو اس کی وجہ ذہول (توجہ کا نہ ہونا) ہوسکتی ہے لاعلمی ثابت نہ ہوگی۔ جیسے قرآن مجید میں ہے۔ وان کنت من قبله لمن الغافلین۔ اگرچہ آپ اس سے

پہلے واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام سے غیر متوجہ اور بے پرواہ تھے۔ اسی لئے غافل فرمایا جاہل نہیں فرمایا۔ کیونکہ غافل وہ ہے جسے شے معلوم تو ہے مگر ادھر اس کا دھیان نہیں۔ لیکن یاد رکھئے یہ غفلت بھی وہ غفلت مراد نہیں جو ہم عوام (انسانوں) میں متعارف ہے یا عام انسانوں کو لاحق ہوتی ہے۔ بلکہ یوں کہوں کہ اس غفلت کو خدا جانے یا اس کا رسول ﷺ۔

"عقلیات"

ا۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو احکام رسانی کے لئے خود منتخب فرماتا ہے۔ کما قال اللہ اعلم حیث یجعل رسالته یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام کو نسیان نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ نسیان دماغی کمزوری ہونے سے ہوتا ہے۔ حالانکہ ہر نبی نسیان سے پاک ہے اس لئے نسیان کا تعلق علم سے ہے اور سہو کا تعلق فعل سے ہے حدیث سے ثابت کہ فعل نبوی میں سہو واقع ہوا۔ علم میں نہیں بلکہ انبیاء کے افعال بھی سہو سے پاک ہیں اور نماز میں جو سہو ہوا اس کے متعلق فقیر مختصر بحث پہلے لکھ چکا ہے۔

۲۔ جملہ اطباء متفق ہیں کہ جس کی عقل میں فتور ہو وہ نسیان کے مرض میں مبتلاء ہوتا ہے اور یہ عیب ہے اور ہر نبی علیہ السلام ہر عیب و نقص سے پاک ہوتا ہے۔

۳۔ جملہ عقول کے عقل کل جبریل علیہ السلام ہیں لیکن جبریل علیہ السلام کی عقل کی جہاں انتہا ہوتی ہے وہاں انبیاء علیہم السلام کی عقل کی ابتداء ہوتی ہے اور جہاں جملہ انبیاء علیہم السلام کی عقول کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے ہمارے نبی پاک ﷺ کی عقل مقدس کی ابتداء ہوتی ہے صاحب روح البیان نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں عقل کے دوسو حصے نازل فرمائے ان میں ایک سو حصے امام الانبیاء علی نبینا و علیہم السلام کو عطا فرمائے تو ننانوے حصے دوسر۔ ر انبیاء علیہم السلام کو بخشے۔ صرف ایک حصہ باقی جملہ مخلوق پر تقسیم ہوا اس سے اندازہ فرمایئے کہ نبی پاک ﷺ کو اگر مورد نسیان کوئی سمجھتا ہے تو وہ اپنی عقل و فہم کا دشمن ہے۔

فقیر نے اس موضوع پر ایک ضخیم کتاب سپرد قلم کی ہے۔ یہانپر اکابرین میں سے حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی اور حضرت علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ کی شروح شفاء سے چند عبارات لکھ کر مضمون ھذا کو ختم کرتا ہوں۔

۱۔ اما السھو والنسیان فقال الآمدی اختلف الملۃ فیه فذھب ابو اسحاق الاسفرائنی وکثیر من الائمة الی امتناعه وذھب القاضی الی جوازه وادعی الفخر الرازی فی بعض کتبه الاجماع علی امتناعه (نسیم الریاض ج ۴ ص ۱۱۷)

ترجمہ: سہو ونسیان میں علماء کا اختلاف ہے اسفرائنی نے فرمایا کثیر جماعت ائمہ اس طرف گئی ہے کہ آپ پر سہو و نسیان ممتنع ہے۔ قاضی عیاض نے اس کے جواز کا قول کیا ہے امام رازی تو عدم سہو ونسیان کے اجماع کے مدعی ہیں۔

۲۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری حدیث سہو کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

کل ذلک لم یقع من قبلی بل انما کان من عندربی والمعنی یسن الحکم فی امتی من جھتی (شرح شفاء ج ۴ ص ۱۲۰)

کل ذلک یقع کا معنی یہ ہے کہ یہ میری جانب سے نہیں بلکہ میرے رب کی طرف سے ہے تاکہ میری وجہ سے میری امت کے لئے سنت کا اجراء ہو۔

۳۔ بعض مشائخ نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

انه صلی اللہ علیہ وسلم فی مثل ھذا عامد و قاصد لکل ما یفعله الصورة النسیان فیاتی به علی وجه العمد ذاکرا له موھما لغیره انه صلی اللہ علیہ وسلم یسن ای لیعلم صلی اللہ علیہ وسلم سنته فی السھو کا سجودله ونحوه من الاحکام وکان حقه ان یذکره لھم لیعلمھم لکن البیان بالفعل اظھر۔

(نسیم الریاض ج ۴ ص ۱۲۲)

ایسے امور میں حضور ﷺ عمداً و قصداً عمل فرماتے ہیں کہ وہ ظاہر میں نسیان ہو لیکن درحقیقت آپ ﷺ کو وہ امر خیال و تصور میں ہوتا لیکن دوسروں کو وہم گذرتا کہ یہ نسیان سے ہورہا ہے یہ اس لئے کرتے تاکہ امت کے لئے سنت بن جائے جیسے سجدہ سہو کر کے دکھایا اگرچہ آپ ﷺ اسے زبانی بھی فرما سکتے تھے لیکن جو اثر عمل میں ہوتا ہے وہ صرف زبان سے کہنے سے کہاں۔

نوٹ: نسیان انبیاء علیہم السلام اور حضور سرور عالم ﷺ پر نسیان کے بارے میں اعتراضات کے جوابات فقیر کے رسالہ ''این النسیان فی النبی آخرالزمان'' میں مطالعہ کیجئے۔

مسائل واحکام سہو ونسیان

نماز معراج المومنین ہے اس میں سہو ونسیان کا وقوع بکثرت ہوتا ہے مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے نمازیں ضائع ہوجاتی ہیں فقیر اپنے رسالہ میں نماز کے سہو ونسیان کو مکمل و مفصل عرض کرتا ہے تاکہ نمازیں ضائع نہ ہوں۔

حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ مفتی حکیم محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب بہار شریعت حصہ چہارم کا باب سہو مکمل حاضر ہے۔

مسائل واحکام کی تفصیل

مسئلہ: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (عامہ کتب)۔

مسئلہ: اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لئے کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے (عالمگیری درمختار)۔

مسئلہ : قصداً واجب ترک کیا تو سجدہ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہوگا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یوہیں اگر سہواً واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے (درمختار وغیرہ)۔

مسئلہ : کوئی ایسا واجب ترک ہوا جو واجبات نماز سے نہیں بلکہ وجوب امر خارج سے ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں مثلاً خلاف ترتیب قرآن مجید پڑھنا ترک واجب ہے مگر موافق ترتیب پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے، واجبات نماز سے نہیں لہٰذا سجدہ سہو نہیں۔(ردالمحتار)

مسئلہ : فرض ترک ہوجانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدہ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہوسکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیرات انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز ہوگئی (رد المحتار، غنیّہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

مسئلہ : سجدہ سہو اس وقت واجب ہے کہ وقت میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو مثلاً نماز فجر میں سہو واقع ہو اور پہلا سلام پھیرا اور سجدہ ابھی نہ کیا کہ آفتاب طلوع کر آیا تو سجدہ سہو ساقط ہوگیا یوہیں اگر قضا پڑھتا تھا اور سجدہ سے پہلے قرص آفتاب زرد ہوگیا سجدہ ساقط ہوگیا۔ جمعہ یا عید کا وقت جاتا رہے گا جب بھی یہی حکم ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ جو چیز مانع بنا ہے مثلاً کلام وغیرہ منافی نماز اگر سلام کے بعد پائی گئی تو اب سجدہ سہو نہیں ہوسکتا۔ (عالمگیری ردالمحتار) مسئلہ۔ سجدہ سہو کا ساقط ہونا اگر اس کے فعل سے ہے تو اعادہ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)۔

مسئلہ : فرض و نفل دونوں کا ایک حکم ہے یعنی نوافل میں بھی واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)۔

مسئلہ : نفل کی دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں سہو ہوا پھر اسی پر بنا کر کے دو رکعتیں اور پڑھیں تو سجدہ سہو کرے اور فرض میں سہو ہوا تھا اور اس پر قصداً نفل کی بنا کی تو سجدہ

سہو نہیں بلکہ فرض کا اعادہ کرے اور اگر اس فرض کے ساتھ سہواً نفل ملایا ہومثلاً چار رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا پانچویں کا سجدہ کرلیا تو ایک رکعت اور ملائے کہ دو نفل ہو جائیں اور ان میں سجدہ سہو کرے۔(ردالمحتار)۔

مسئلہ: سجدہ سہو کے بعد بھی التحیات پڑھنا واجب ہے التحیات پڑھ کر سلام پھیرے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں قعدوں میں دورد شریف بھی پڑھے (عالمگیری) اور یہ بھی اختیار ہے کہ پہلے قعدہ میں التحیات و دورد پڑھے اور دوسرے میں صرف التحیات۔

مسئلہ: سجدہ سہو سے وہ پہلا قعدہ باطل نہ ہوا مگر پھر قعدہ کرنا واجب ہے اور اگر نماز کا کوئی سجدہ باقی رہ گیا تھا قعدہ کے بعد اس کو کیا یا سجدہ تلاوت کیا تو وہ قعدہ جاتا رہا اب پھر قعدہ فرض ہے کہ بغیر قعدہ نماز ختم کردی تو نہ ہوئی اور پہلی صورت میں ہو جائے گی مگر واجب الاعادہ۔(درمختار وغیرہ) واجبات نماز کا مفصل بیان پیشتر ہو چکا ہے مگر تفصیل احکام کے لئے اعادہ بہتر ہے۔ واجب کی تاخیر رکن کی تقدیم یا تاخیر یا اس کو مکرر کرنا یا واجب میں تغیر یہ سب بھی ترک واجب ہیں۔

مسئلہ: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل و وتر کی کسی رکعت میں سورہ الحمد کی ایک آیت بھی رہ گئی یا سورت سے پیشتر دوبار الحمد پڑھی یا سورت ملانا بھول گیا یا سورت کو فاتحہ پر مقدم کیا یا الحمد کے بعد ایک یا دو چھوٹی آیتیں پڑھ کر رکوع میں چلا گیا پھر یاد آیا اور لوٹا اور تین آیتیں پڑھ کر رکوع کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔(درمختار عالمگیری)

مسئلہ: الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ یوں ہی فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کی تکرار سے مطلقاً سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: الحمد پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کردی اور بقدر ایک آیت کے پڑھ لی

اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ واجب ہے یوہیں اگر سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع میں یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: فرض کی پچھلی رکعتوں میں سورت ملائی تو سجدہ سہو نہیں اور قصداً ملائی جب بھی حرج نہیں مگر امام کو نہ چاہیئے۔ یوہیں اگر پچھلی میں الحمد نہ پڑھی جب بھی سجدہ نہیں اور رکوع وسجود وقعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہٰذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدہ سہو کرے مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہوگئی کہ فرض ترک ہوگیا اور اگر رکوع کے بعد قرأت کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو فاسد ہوگئی کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قرأت کر کے رکوع کیا مگر واجب قرأت ادا نہ ہوا مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ لوٹے اور الحمد وسورت پڑھ کر رکوع کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کر لے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیئے باطل نہ ہوں گے۔ ہاں اگر قعدہ کے بعد وہ نماز والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا۔ (عالمگیری درمختار)

مسئلہ۔ تعدیل ارکان بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: فرض میں قعدہ اولیٰ بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہوگیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہوا لہٰذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فوراً کھڑا ہو جائے۔ (درمختار غنیہ) مسئلہ۔ اگر مقتدی بھول کر کھڑا ہوگیا تو ضرور ہے کہ لوٹ کے آئے تا کہ امام کی مخالفت نہ

ہو۔ (درمختار)

مسئلہ: قعدہ اخیرہ بھول گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہولوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور اگر قعدہ اخیرہ میں بیٹھا تھا مگر بقدر تشہد نہ ہوا تھا کہ کھڑا ہوگیا تو لوٹ آئے اور وہ جو پہلے کچھ دیر تک بیٹھا تھا محسوب ہوگا یعنی لوٹنے کے بعد جتنی دیر تک بیٹھا یہ اور پہلے کا قعدہ دونوں مل کر اگر بقدر تشہد ہوگئے فرض ادا ہوگیا مگر سجدہ سہو اس صورت میں بھی واجب ہے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کرلیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہوگیا لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملالے کہ شفع پورا ہوجائے اور طاق رکعت نہ رہے اگرچہ وہ نماز فجر یا عصر ہو مغرب میں اور نہ ملائے کہ چار پوری ہوگئیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: نفل کا ہر قعدہ قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرلے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہٰذا وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کرچکا ہے اور کھڑا ہوگیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہولوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اور اگر قیام ہی کی حالت میں سلام پھیر دیا تو بھی نماز ہوجائے گی مگر سنت ترک ہوئی اور اس صورت میں اگر امام کھڑا ہوگیا تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں بلکہ بیٹھے ہوئے انتظار کریں۔ اگر لوٹ آیا ساتھ ہولیں اور نہ لوٹا اور سجدہ کرلیا تو مقتدی سلام پھیر دیں اور امام ایک رکعت اور ملائے کہ یہ دو نفل ہوجائیں اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے اور یہ دو رکعتیں سنت ظہر یا عشاء کے قائم مقام نہ ہوں گی اور اگر ان دو رکعتوں میں کسی نے امام کی اقتدا کی یعنی اب شامل ہوا تو یہ مقتدی بھی چھ پڑھے اور اگر اس نے توڑ دی تو دو رکعت کی قضا پڑھے اور اگر امام چوتھی پر نہ بیٹھا تھا تو یہ مقتدی چھ رکعت کی قضا پڑھے اور

اگر امام نے ان رکعتوں کو فاسد کردیا تو اس پر مطلقاً قضا نہیں۔ (درمختار ردالمحتار) مسئلہ: چوتھی پر قعدہ کرکے کھڑا ہوگیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتدا صحیح نہیں اگرچہ لوٹ آیا اور قعدہ نہ کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا اقتدا کرسکتا ہے۔ کہ ابھی تک فرض ہی میں ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: دو رکعت کی نیت تھی اور ان میں سہو ہوا اور دوسری کے قعدہ میں سجدہ سہو کرلیا تو اس پر نفل کی بنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کرے (درمختار)

مسئلہ: قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد اتنا پڑھا "اللهم صل علی محمد" تو سجدہ واجب ہے اس وجہ سے نہیں کہ دورد شریف پڑھا بلکہ اس وجہ سے کہ تیسری کے قیام میں تاخیر ہوئی تو اگر اتنی دیر تک سکوت کیا جب بھی سجدہ سہو واجب ہے جیسے قعدہ رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے سے سجدہ سہو واجب ہے حالانکہ وہ کلام الٰہی ہے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا درود پڑھنے والے پر تم نے کیوں سجدہ واجب بتایا عرض کی اس لئے کہ اس نے بھول کر پڑھا حضور ﷺ نے تحسین فرمائی۔ (درمختار ردالمحتار وغیرہما) مسئلہ: کسی قعدہ میں اگر تشہد میں سے کچھ رہ گیا۔ سجدہ سہو واجب ہے نماز نفل ہو یا فرض۔ (عالمگیری)

مسئلہ: پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھا تو سجدہ واجب نہ ہوا۔ اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا تو سجدہ واجب ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا۔ پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور

سجدہ سہو کرے۔ یوہیں اگر تشہد کی جگہ الحمد پڑھی سجدہ واجب ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع یا کسی ایسے رکن کو دوبار کیا جو نماز میں مکرر مشروع نہ تھا یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: دعائے قنوت یا تکبیر قنوت یعنی قرأت کے بعد قنوت کے لئے جو تکبیر کہی جاتی ہے بھول گیا سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ۔ امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو لوٹ آئے اور مسبوق رکوع میں شامل ہوا تو رکوع ہی میں تکبیریں کہہ لے (عالمگیریں) عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع بھول گیا تو سجدہ سہو واجب ہے اور پہلی رکعت کی تکبیر رکوع بھولا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ۔ جمعہ وعیدین میں سہو واقع ہوا اور جماعت کثیر ہوتو بہتر یہ ہے کہ سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: امام نے جہری نماز میں بقدر جواز نماز یعنی ایک آیت پڑھی یا سری میں جہر سے تو سجدہ سہو واجب ہے اور ایک کلمہ آہستہ یا جہر سے پڑھا تو معاف ہے۔ (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، غنیہ)

مسئلہ۔ منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ۔ ثنا و دعا و تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔ (ردالمحتار) مسئلہ: امام سے سہو ہوا اور سجدہ سہو کیا تو مقتدی پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اگرچہ مقتدی سہو واقع ہونے کے بعد جماعت میں شامل ہوا اور اگر امام سے سجدہ سہو ساقط ہوگیا تو مقتدی سے بھی ساقط پھر اگر امام سے ساقط ہونا اس کے فعل کے سبب ہوتو مقتدی پر بھی نماز کا اعادہ واجب ورنہ معاف۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: اگر مقتدی سے بحالت اقتداء سہو واقع ہوا تو سجدہ واجب نہیں۔ (عامہ کتب)
مسئلہ: مسبوق نے اپنی نماز بچانے کے لئے امام کے ساتھ سجدہ سہو نہ کیا یعنی جانتا ہے کہ اگر سجدہ کرے گا تو نماز جاتی رہے گی مثلاً نماز فجر میں آفتاب طلوع ہو جائے گا یا جمعہ میں وقت عصر آجائے گا یا معذور ہے اور وقت ختم ہو جائے گا یا موزہ پر مسح کی مدت گزر جائے گی تو ان سب صورتوں میں امام کے ساتھ سجدہ نہ کرنے میں کراہت نہیں بلکہ بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ (غنیّہ) مسئلہ۔ مسبوق نے امام کے سہو میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا پھر جب اپنی پڑھنے کھڑا ہوا اور اس میں بھی سہو ہوا تو اس میں بھی سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ)
مسئلہ: مسبوق کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا جائز نہیں اگر قصداً پھیرے گا نماز جاتی رہے گی اور اگر سہواً پھیرا اور سلام امام کے ساتھ معاً بلاوقفہ تھا تو اس پر سجدہ سہو نہیں اور اگر سلام امام کے کچھ بھی بعد پھیرا تو کھڑا ہو جائے اپنی نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (درمختار وغیرہ)
مسئلہ: امام کے ایک سجدہ کرنے کے بعد شریک ہوا تو دوسرا سجدہ امام کے ساتھ کرے اور پہلے کی قضا نہیں اور اگر دونوں سجدوں کے بعد شریک ہوا تو امام کے سہو کا اس کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ (ردالمحتار)
مسئلہ: امام نے سلام پھیر دیا اور مسبوق اپنی پوری کرنے کھڑا ہوا اب امام نے سجدہ سہو کیا تو جب تک مسبوق نے اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدہ کرے جب امام سلام پھیرے تو اب پڑھے اور پہلے جو قیام و قرأت و رکوع کر چکا ہے اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ اب پھر سے وہ افعال کرے اور اگر نہ لوٹا اور اپنی پڑھ لی تو آخر میں سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو نہ لوٹے۔ لوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)
مسئلہ: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ سہو واجب ہے مگر لاحق اپنی نماز میں سجدہ

سہو کرے گا اور امام کے ساتھ اگر سجدہ کیا ہو تو آخر میں اعادہ کرے۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر تین رکعت میں مسبوق ہوا اور ایک رکعت میں لاحق تو ایک رکعت بلا قرأت پڑھ کر بیٹھے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر بیٹھے کہ یہ اس کی دوسری رکعت ہے پھر ایک بھری اور ایک خالی پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر ایک میں مسبوق ہے اور تین میں لاحق تو تین پڑھ کر سجدہ سہو کرے۔ پھر ایک بھری پڑھ کر سلام پھیردے۔ (ردالمحتار)۔

مسئلہ۔ مقیم نے مسافر کی اقتدا کی اور امام سے سہو ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی دو پڑھے اور ان میں بھی سہو ہوا تو آخر میں پھر سجدہ کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: امام سے صلاۃ الخوف میں سہو ہوا تو امام کے ساتھ دوسرا گروہ سجدہ سہو کرے اور پہلا گروہ اس وقت کرے جب اپنی نماز ختم کر چکے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: امام کو حدث ہوا اور پیشتر سہو بھی واقع ہو چکا ہے اور اس نے خلیفہ بنایا تو خلیفہ سجدہ سہو کرے اور خلیفہ کو بھی حالت خلافت میں سہو ہوا تو وہی سجدے کافی ہیں اور اگر امام سے تو سہو نہ ہوا مگر خلیفہ سے اس حالت میں سہو ہوا تو امام پر بھی سجدہ سہو واجب ہے اور اگر خلیفہ کا سہو خلافت سے پہلے ہو تو سجدہ واجب نہیں نہ اس پر نہ امام پر۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور اگر سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت نماز سے باہر ہو گیا اور سجدہ نہیں کر سکتا اعادہ کرے اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتدا صحیح نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)۔

مسئلہ۔ سجدہ تلاوت باقی تھا یا قعدہ اخیرہ میں تشہد نہ پڑھا تھا مگر بقدر تشہد بیٹھ چکا تھا

اور یہ یاد ہے کہ سجدہ تلاوت یا تشہد باقی ہے مگر قصداً سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو دونوں باقی تھے یا صرف سجدہ نماز رہ گیا تھا اور سجدہ نماز یاد ہوتے ہوئے سلام پھیردیا تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر سجدہ تلاوت باقی تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرلے اور میدان میں ہوتو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا کرلے۔(درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: رکوع میں یاد آیا کہ نماز کا کوئی سجدہ رہ گیا ہے اور وہیں سے سجدہ کو چلا گیا یا سجدہ میں یاد آیا اور سر اٹھا کر وہ سجدہ کرلیا تو بہتر یہ ہے کہ اس رکوع وسجود کا اعادہ کرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر اس وقت نہ کیا بلکہ آخر نماز میں کیا تو اس رکوع و سجود کا اعادہ نہیں سجدہ سہو کرنا ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ: ظہر کی نماز پڑھتا تھا۔ اور یہ خیال کر کے کہ چار پوری ہوگئیں دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار پوری کرلے اور سجدہ سہو کرے اور اگر یہ گمان کیا کہ مجھ پر دو ہی رکعتیں ہیں مثلاً اپنے کو مسافر تصور کیا یا یہ گمان ہوا کہ نماز جمعہ ہے یا نیا مسلمان ہے سمجھا کہ ظہر کے فرض دو ہی ہیں یا نماز عشاء کو تراویح تصور کیا تو نماز جاتی رہی۔ یوہیں اگر کوئی رکن فوت ہوگیا اور یاد ہوتے ہوئے سلام پھیر دیا تو نماز گئی۔ (درمختار)

مسئلہ: جس کو شمار رکعت میں شک ہو مثلاً تین ہوئیں یا چار اور بلوغ کے بعد یہ پہلا واقع ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل منافی نماز کر کے توڑ دے یا غالب گمان کے بموجب پڑھ لے مگر بہرصورت اس نماز کو سرے سے پڑھے محض توڑنے کی نیت کافی نہیں اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر بھی ہو چکا ہے تو اگر غالب گمان کسی طرف ہو تو اس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختیار کرے یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے دو اور تین میں شک ہو تو دو وعلیٰ ہذا القیاس اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہے اور چوتھی میں قعدہ کے بعد سجدہ سہو

کر کے سلام پھیرے اور گمان غالب کی صورت میں سجدہ سہو نہیں مگر جبکہ سوچنے میں بقدر ایک رکن کے وقفہ کیا ہو تو سجدہ سہو واجب ہو گیا۔ (ہدایہ وغیرہا)۔

مسئلہ: نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا تو اس کا کچھ اعتبار نہیں اور اگر نماز کے بعد یقین ہے کہ کوئی فرض رہ گیا مگر اس میں شک ہے کہ وہ کیا ہے تو پھر سے پڑھنا فرض ہے۔ (فتح، ردالمحتار) مسئلہ۔ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ہو اور اگر کہنے والا عادل نہ ہو تو اس کی خبر کا اعتبار نہیں اور اگر مصلی کو شک ہو اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) مسئلہ۔ اگر تعداد رکعات میں شک نہ ہوا مگر خود اس نماز کی نسبت شک ہے مثلاً ظہر کی دوسری رکعت میں شک ہوا کہ یہ عصر کی نماز پڑھتا ہوں اور تیسری میں نفل کا شبہ ہوا اور چوتھی میں ظہر کا تو ظہر ہی ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: تشہد کے بعد یہ شک ہوا کہ تین ہوئیں یا چار اور ایک رکن کی قدر خاموش رہا اور سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ چار ہو گئیں تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر ایک طرف سلام پھیرنے کے بعد ایسا ہوا تو کچھ نہیں اور اگر اسے حدث ہوا اور وضو کرنے گیا تھا کہ شک واقع ہوا اور سوچنے میں وضو سے کچھ دیر تک رک رہا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ: یہ شک واقع ہوا کہ اس وقت کی نماز پڑھی یا نہیں۔ اگر وقت باقی ہے اعادہ کرے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری) مسئلہ: شک کی سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اور غلبہ ظن میں نہیں مگر جبکہ سوچنے میں ایک رکن کا وقفہ ہو گیا تو واجب ہو گیا۔ (درمختار) مسئلہ: بے وضو ہونے یا مسح نہ کرنے کا یقین ہوا اور اسی حالت میں ایک رکن ادا کر لیا تو سرے سے نماز پڑھے اگرچہ پھر یقین ہوا کہ وضو تھا اور مسح کیا تھا۔ (عالمگیری) مسئلہ: نماز میں شک ہوا کہ مقیم ہے یا مسافر تو چار پڑھے اور دوسری کے بعد قعدہ ضروری ہے۔ (عالمگیری) مسئلہ: وتر میں شک ہوا کہ دوسری ہے یا

تیسری تو اس میں قنوت پڑھ کر قعدہ کے بعد ایک رکعت اور پڑھے اور اس میں بھی قنوت پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: امام نماز پڑھا رہا ہے دوسری میں شک ہوا کہ پہلی ہے یا دوسری یا چوتھی اور تیسری میں شک ہوا اور مقتدیوں کی طرف نظر کی کہ وہ کھڑے ہوں تو کھڑا ہو جاؤں بیٹھیں تو بیٹھ جاؤں تو اس میں حرج نہیں اور سجدۂ سہو واجب نہ ہوا۔ (عالمگیری)۔

اختتامیہ

تصنیف ہذا کا آغاز دمشق (ملک شام/سوریہ) جیسے مبارک شہر سے ہوا حرمین شریفین، بغداد معلیٰ، کربلا شریف ودیگر مقدس مقامات پر جستہ جستہ تیار ہوتی رہی بہاولپور، پاکستان کی واپسی پر اختتام پذیر ہوئی۔ عزیزم فاضل مکرم الحاج حافظ محمد عبدالکریم صاحب اویسی قادری زید مجدہٗ کو اس کی اشاعت کے لئے پیش کر رہا ہوں۔

مولیٰ عزوجل بفضلِ حبیب اکرم ﷺ کے بہ نگاہِ کرم سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ قبول فرما کر اسے فقیر اور ناشر کیلئے توشہ براہ آخرت اور قارئین کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۲۲ ج ۱ ۱۴۲۱ھ ۲۳ اگست ۲۰۰۰ء

بروز بدھ قبل صلوۃ العصر

الحمد للہ علی ذالک وصلی اللہ تعالیٰ وسلم

علی حبیبہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

☆☆سبزواری پبلشرز کی مطبوعات ملنے کا پتہ☆☆

۱۔مکتبہ غوثیہ، فیضانِ مدینہ مرکز، سبزی منڈی نمبر ا کراچی فون : 4943368

۲۔ مکتبہ المدینہ ،فیضانِ مدینہ مرکز، سبزی منڈی نمبر ا کراچی فون :4921392

۳۔مدینہ گفٹ سینٹر /برکاتی عطر/نورانی پرفیوم/فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی کراچی۔

۴۔مکتبہ المصطفیٰ /برائٹ کارنر، سبزی منڈی نمبر ا کراچی

۵۔ مکتبہ قطبِ مدینہ ۔نزد صابری مسجد رنچھوڑ لائن، کراچی

۶۔مکتبہ گلزار حبیب، نزد لال بلڈنگ اسٹاپ سولجر بازار کراچی۔ فون :7218925

۷۔ مکتبہ المدینہ ،اردو بازار کراچی فون : 2628331

۸۔ ویلکم بک پورٹ، مین اُردو بازار کراچی فون :2633151-2639581

۹۔مکتبہ رضویہ ، آرام باغ کراچی :فون ۲۱۶۴۴۶۰

۱۰۔مکتبہ المدینہ، شہید مسجد، کھارادر کراچی، فون :2314045/ 2203311

۱۱۔ضیاء الدین پبلشرز ، شہید مسجد کھارادر کراچی فون :2316838

۱۲۔ عطاری کُتب خانہ، سبحانی مسجد سیکٹر 15-C اور نگی ٹاؤن کراچی

۱۳۔ مکتبہ البصریٰ، چھوٹی گٹی، حیدر آباد سندھ فون :641926

۱۴۔السادات اکیڈمی ،جامع مسجد غوث اعظم، مولانا بلبل سندھ روڈ، لاڑکانہ سندھ۔

۱۵۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی مسجد، سیرانی روڈ، بہاولپور، پنجاب فون881371

۱۶۔ مکتبہ محمدیہ ، سعید آباد، مدرسہ نعیمیہ رضویہ، اُوچ روڈ، احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور فون :71220

۱۷۔ مکتبہ قادریہ ،دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور فون :7226193

۱۸۔ سُنی کتب خانہ /مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز الاویس، گنج بخش روڈ، لاہور فون :7324948

۱۹۔ مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی فون :552781

۲۰۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز :-1/16 انفال سنٹر اُردو بازار کراچی فون :-

۲۱۔ مکتبہ مزمل شاہ : کوثر مسجد موسیٰ لین لیاری کراچی۔ 2630411

۱۳۔ کمانے اور سوال کرنے کے احکام — مؤلف: اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ

قیمت 00: روپے

۱۴۔ بستر مرگ سے قبر تک (مجلد) — مؤلف: مولانا حافظ عبدالکریم قادری رضوی صاحب

قیمت 00: 1 روپے

۱۵۔ شرح الصدور — مؤلف: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

مترجم: مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ

قیمت 00: 6 روپے

۱۶۔ خوابوں کی تعبیر اور اسکی شرعی حیثیت — مؤلف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

قیمت 00: روپے

۱۷۔ اسلامی پہیلیاں — مؤلف: علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

قیمت 00: روپے

۱۸۔ تاریخ اسلام میں درود و سلام کے موضوع پر پہلی کتاب

قیمت 00: روپے

۱۹۔ نسبت کی برکتیں — مؤلف: فقیہ عصر علامہ مفتی محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی

قیمت 00: روپے

۲۰۔ ادب کی اہمیت — مؤلف: فقیہ عصر علامہ مفتی محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی

قیمت 00 روپے

۲۱۔ سوشل بائیکاٹ کی شرعی حیثیت — مؤلف: فقیہ عصر علامہ مفتی محمد امین نقشبندی مدظلہ العالی

قیمت 00 روپے

۲۲۔ سنہری جالیوں والے (مجموعہ نعت) — مرتب: محمد رفیق قادری رضوی صاحب

قیمت 00: روپے

۲۳۔ اب مدینے بلا (مجموعہ نعت) — مرتب: محمد رفیق قادری رضوی صاحب

قیمت 00. روپے

۲۴۔ البدور السافرہ ترجمہ: احوال آخرت (زیر طبع) — مؤلف: علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ

مترجم: علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

۲۵۔ تعارف نامہ (زیر طبع) — مؤلف: علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی صاحب مدظلہ العالی

۲۶۔ النسیان فی الانسان 30 روپے — مترجم: علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ العالی

۲۷۔ خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مفتی محمد منظور احمد فیضی صاحب مدظلہ العالی

قیمت ۱۵۰ روپے